Digitized by Khilafat Library Rabwah

احمدی مستورات کا مذہبی و علمی رسالہ

ماہنامہ

مئی 1950ء

مصباح

ربوہ

زیر انتظام

لجنہ اماء اللہ مرکزیہ ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

فِی نَعْتِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

یہ دس اشعار مصباح کے پہلے شمارہ میں شائع ہو چکے ہیں لیکن اعراب نہیں ڈالے گئے تھے۔ عربی نہ جاننے والی بہنوں کیلئے اعراب کا ہونا ضروری ہے اسلئے اب انہیں دوبارہ زیر زبر لگا کر شائع کیا جا رہا ہے تا حفظ کرنے میں سہولت ہو۔ (مدیرہ)

یَا عَیْنَ فَیْضِ اللّٰہِ وَالْعِرْفَانِ
اے خدا کے فیض اور عرفان کے چشمے
یَسْعٰی اِلَیْکَ الْخَلْقُ کَالظَّمْآنِ
لوگ تیری طرف پیاسوں کی طرح دوڑے چلے آتے ہیں

یَا بَحْرَ فَضْلِ الْمُنْعِمِ الْمَنَّانِ
اے منعم و منان خدا کے فضل کے دریا
تَھْوِیْ اِلَیْکَ الزُّمَرُ بِالْکِیْزَانِ
لوگ کوزے لئے تیری طرف لپکے چلے آرہے ہیں

یَا شَمْسَ مُلْکِ الْحُسْنِ وَالْاِحْسَانِ
اے حسن و احسان کے مُلک کے آفتاب
نَوَّرْتَ وَجْہَ الْبَرِّ وَالْعُمْرَانِ
تُو نے اپنی روشنی سے ویرانوں اور آبادیوں کے مُنہ روشن کر دیئے

قَوْمٌ رَاَوْکَ وَاُمَّۃٌ قَدْ اُخْبِرَتْ
ایک قوم نے تجھے آنکھ سے دیکھا اور ایک قوم کو خبر دی گئی
مِنْ ذٰلِکَ الْبَدْرِ الَّذِیْ اَصْبَانِیْ
اس بدر کامل کی جس نے کہ مجھے اپنا دیوانہ بنا دیا ہے

یَبْکُوْنَ مِنْ ذِکْرِ الْجَمَالِ صَبَابَۃً
وہ آپ کے جمال کو یاد کرکے مارے عشق کے روتے ہیں
وَتَاَلُّمًا مِنْ لَوْعَۃِ الْھِجْرَانِ
اور جدائی کی جلن سے دُکھ اُٹھا کر (روتے ہیں)

وَاَرَی الْقُلُوْبَ لَدَی الْحَنَاجِرِ کُرْبَۃً
مَیں دیکھتا ہوں کہ انکے دل بیقراری کے مارے گلے تک آگئے ہیں
وَاَرَی الْغُرُوْبَ تُسِیْلُھَا الْعَیْنَانِ
اور مَیں دیکھتا ہوں کہ آنکھیں آنسو بہا رہی ہیں

یَا مَنْ غَدَا فِیْ نُوْرِہٖ وَضِیَائِہٖ
اے وہ جو اپنے نور اور روشنی میں
کَالنَّیِّرَیْنِ وَنَوَّرَ الْمَلَوَانِ
آفتاب و ماہتاب کی مانند ہوا اور جس نے رات دن کو روشن کر دیا ہے

یَا بَدْرَنَا یَا اٰیَۃَ الرَّحْمٰنِ
اے ہمارے بدر اے رحمان کے نشان
اَھْدَی الْھُدَاۃِ وَاَشْجَعَ الشُّجْعَانِ
ہادیوں کے ہادی اور شجاعوں کے شجاع

اِنِّیْ اَرٰی فِیْ وَجْھِکَ الْمُتَھَلِّلِ
مَیں تیرے درخشندہ چہرہ میں ایک شان دیکھتا ہوں
شَاْنًا یَّفُوْقُ شَمَائِلَ الْاِنْسَانِ
جو انسانی شمائل سے بڑھ کر ہے۔

وَقَدِ اقْتَفَاکَ اُولُو النُّھٰی وَبِصِدْقِھِمْ
دانشمندوں نے تیری پیروی کی اور اپنے صدق کی وجہ سے
وَدَعُوْا تَذَکُّرَ مَعْھَدِ الْاَوْطَانِ
مالوف وطنوں کی یاد بھی ترک کر دی۔

تصحیح گزشتہ شمارہ میں حضرت اقدس المصلح الموعود ایدہ اللہ تعالیٰ کی نظم کے سب سے آخری شعر کا آخری مصرعہ غلط چھپ گیا ہے۔ اصل مصرعہ یوں ہے ع "ربوہ کو پہنچتی رہیں کعبہ کی دعائیں" —— بہنیں تصحیح کر لیں! (مدیرہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اَللّٰهُ نُورُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ مَثَلُ نُوْرِهٖ كَمِشْكٰوةٍ فِيْهَا مِصْبَاحٌ

احمدی مستورات کا مذہبی اور علمی رسالہ

مصباح ربوہ

زیر انتظام مرکزیہ لجنہ اماء اللہ ربوہ

مدیرہ امۃ اللہ خورشید

جلد ۲۲　　　　نمبر ۲

فہرست مضامین

نمبر شمار	نام مضمون	صفحہ	لکھنے والے
۱	شذرات	۲	مدیرہ
۲	حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کا تازہ کلام۔	۴	از حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز۔
۳	احمدیت کے نئے مرکز ربوہ میں جماعت احمدیہ کی خواتین کا پہلا سالانہ جلسہ	۵	تقریر دلپذیر حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز۔
۴	محبوب وطن سے	۲۵	محترمہ صاحبزادی ناصرہ بیگم صاحبہ
۵	احادیث نبوی - از مقامات النساء	۲۷	امۃ اللہ خورشید
۶	ہمیں کیا کرنا ہے؟	۲۹	محترمہ امۃ الرشید شوکت صاحبہ
۷	دستکاری	۴۱	محترمہ حور بانو صاحبہ

مولوی خورشید احمد صاحب شاد پرنٹر و پبلشر نے پنجاب الیکٹرک پریس لائلپور سے چھپوا کر ربوہ ضلع جھنگ سے شائع کیا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

شذرات

مدیرہ

(۱)

رسالہ مصباح کے اس نمبر میں سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی ایک عظیم الشان تقریر جو کہ حضور نے ربوہ کے پہلے جلسہ سالانہ اپریل ۱۹۴۹ء میں مستورات کے جلسہ میں فرمائی تھی۔ اس تقریر میں حضور نے احمدی خواتین کو اپنے فرائض کی طرف توجہ دلائی ہے اور اسلام کی حقیقت اور احمدی مستورات کے لئے خدمت اسلام کی شاہراہ کو بیان فرمایا ہے۔ ماؤں کا فرض ہے کہ اپنے بچوں کی اسلامی ماحول میں تربیت کریں۔ بہنوں کا فرض ہے کہ اپنے بھائیوں کو خدمت دین پر آمادہ کریں۔ بیویوں کا فرض ہے کہ اپنے خاوندوں کے لئے قربانی اور ایثار کا زیادہ موقع پیدا کریں۔

مصباح کے لئے فخر کی بات ہے کہ سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی یہ تقریر اشاعت کے لئے اُسے عطا ہوئی ہے۔ بہنوں کو چاہیئے کہ ان قیمتی نصائح پر پوری طرح عمل پیرا ہوں۔

(۲)

گذشتہ دنوں ہندوستان و پاکستان کے تعلقات انتہائی طور پر کشیدہ ہو چکے تھے اور دنیا کی نگاہیں ان دونوں نئی سلطنتوں پر لگی ہوئی تھیں اور ہر وقت یہ خطرہ محسوس ہو رہا تھا کہ خدا جانے کب امن و امان کو برباد کرنے والی جنگ چھڑ جائے۔ اگر جنگ ہو جاتی تو اس کا دائرہ اتنا وسیع ہو سکتا تھا کہ وہ ساری دنیا کو اپنی لپیٹ میں لے لیتی۔ لیکن دونوں ملکوں کے مدبران سیاست نے آنیوالے خطرہ کو بھانپ کر صلح و آشتی کا ایک بے نظیر قدم اُٹھایا ہے۔ ہمارے وزیر اعظم ڈاکٹر لیاقت علی خان نہایت جرأت اور حوصلہ کے ساتھ بھارت کے دار السلطنت میں وزیر اعظم ہند سے گفتگو کرنے کے لئے تشریف لے گئے۔ باہمی گفتگو کے نتیجہ میں دونوں سلطنتوں کے درمیان ایک ایسا معاہدہ ہو گیا جس کی رُو سے دونوں طرف کی اقلیتیں امن و حفاظت میں آگئیں اور ایک ملک سے دوسرے ملک میں ہجرت کا سیلاب رُک گیا۔ ہمارے وزیر اعظم اور ہندوستان کے وزیر اعظم پنڈت نہرو جی کا یہ دلیرانہ اقدام بہت قابلِ تعریف ہے۔ ساری دنیا میں اس معاہدہ کی تعریف کی گئی ہے۔ اور دونوں لیڈروں کو خراج تحسین دیا جا رہا ہے۔

درحقیقت دونوں سلطنتوں کے درمیان اختلافی امور کا محوری نقطہ کشمیر کا معاملہ ہے جب تک اس کا خاطر خواہ حل نہ ہو جائے نہیں کہا جا سکتا کہ اونٹ کس کروٹ بیٹھے گا۔ تاہم خوشگوار فضا پیدا ہونیکے سامان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پیدا ہو رہے ہیں۔ ہماری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ دونوں سلطنتوں کے باشندوں کو امن و اطمینان کی زندگی نصیب کرے اور انہیں دین اسلام کے سمجھنے کی توفیق بخشے اور اس پر عمل پیرا ہونے کی توفیق دے۔ آمین

(۳)

گذشتہ دنوں لاہور کے اخبارات میں یہ خبر شائع کی گئی کہ ایک ہفتہ میں چھ لڑکیاں زبردستی اٹھالی گئیں۔ اصل بات یہ ہے جب کوئی قوم اپنے اصولوں کو چھوڑ دے تو اسکے نتیجہ میں اسکو جو وبال آئے وہ انکے لئے انکے کئے کی سزا ہوتی ہے اگر مرد اور عورت دونوں اس اصول پر کاربند ہوتے تو یہ نوبت کبھی نہ آتی اور شریعت کے احکام کے ساتھ تمسخر کی سزا ہرگز نہ ملتی۔ ہم نہایت ہمدردی سے اپنی بہنوں کی خدمت میں عرض کرتے ہیں کہ وہ اسلام کے اصولوں کو اپنائیں اور وقار سے اپنے گھروں میں بیٹھیں۔ بیرونی امور میں اس حد تک مداخلت کریں جس حد تک شریعت نے انہیں اجازت دی ہے۔ مردوں نے جہاں قرآن کریم کی اس تعلیم (قُلْ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ يَغُضُّوْا مِنْ اَبْصَارِهِمْ وَيَحْفَظُوْا فُرُوْجَهُمْ ذٰلِكَ اَزْكٰى لَهُمْ وَاَطْهَرُ۔ مومنوں کو کہدے کہ وہ اپنی آنکھیں نیچی رکھیں اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کریں یہ انہیں زیادہ پاک کرنیوالی بات ہے) کو بھلا دیا اور انہوں نے کسی کی ماں اور بہن کو اپنی ماں اور بہن نہ سمجھا وہاں عورتوں نے بھی اپنے بہترین زیور پردہ کو نہایت بیباکی سے الوداع کہہ دیا۔ شریعت نے اس قسم کے واقعات کو روکنے کیلئے جہاں غضِ بصر کا حکم دیا ہے وہاں بعض حالات میں سارے چہرے کو چھپانا لازمی قرار دیا ہے اور عورت کیلئے وہی دائرہ عمل مقرر کیا ہے جس میں وہ عفت و عزت کیساتھ زندگی گذار سکے۔ جب ایک عورت ان حدود کو پھاندنے کی کوشش کرتی ہے جو شریعت نے اسکی پاکیزگی کیلئے مقرر کئے ہیں تو ان عواقب سے دوچار ہونا لازمی ہے جن سے بچانے کیلئے شریعت نے ان پر یہ پابندیاں لگائی تھیں۔ آگ میں کودنا اور جلنے سے محفوظ رہنے کی توقع عبث ہے۔

(۴)

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے مصباح کا دوسرا پرچہ آپکے ہاتھوں میں ہے۔ پہلے پرچہ کی نسبت اس میں یقیناً خوشکن ترقی ہے اور ہماری کوشش یہی ہے کہ اس رسالہ کو ہر لحاظ سے اعلیٰ معیار پر پہنچایا جائے۔ اسمیں جو بھی علمی، تمدنی، معاشرتی، اصلاحی اور گھریلو مضامین ہوں وہ اپنا جواب آپ ہوں۔ لیکن ہماری یہ خواہش اور کوشش اسوقت تک بار آور نہیں ہو سکتی جب تک کہ تمام مصباحی بہنوں کی اجتماعی جدوجہد اسکو سہارا نہ دے۔ اس وقت تک ہماری قلمی معاونین نے مضامین بھجوانے کی طرف پوری توجہ نہیں کی۔ نہ صرف مضامین بلکہ ہمیں ان تمام تجاویز اور مشوروں کی ضرورت ہے جو مصباح کے معیار کو بلند کرنے میں معاون ہوں۔ پھر مصباح کی اشاعت کو ترقی دینا بھی آپ کا پہلا فرض ہے اور امید کرتے ہیں کہ رسالہ مصباح ہر احمدی گھرانے میں پہنچے گا اور تمام بہنیں اس کی خریداری کو وسیع کرنے کے لئے پوری پوری کوشش فرمائیں گی کیونکہ اس سے جہاں مصباح مالی زیر باری سے بچ سکیگا وہاں بہت سے احمدی خاندان صحیح اسلامی روح سے فیضیاب

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا تازہ کلام

سُنانے والے افسانے ہُما کے
کبھی دیکھے بھی ہیں بندے خُدا کے؟

نہ واپس آیا دل اس در پہ جا کے
وہیں بیٹھا رہا دُھونی رُما کے

بھٹکتے پھر رہے ہو سب جہاں میں
لیا کیا تم نے دِلبر کو بُھلا کے

درِ میخانہ پا کر بند اے شیخ!
چلے ہیں آپ بھی گھر کو خُدا کے

یہ تم کو ہو گیا کیا اہلِ مِلّت!
نہیں کیا یاد وہ وعدے وفا کے؟

کیا کرتے ہیں ہم سیرِ دو عالم
کِسی کو اپنے پہلو میں بِٹھا کے

خُدا ہی نے لگائی پار کشتی
اُٹھائے یوں ہی احساں ناخُدا کے

تجھے دل گیر جب بھی دیکھتے ہیں،
بٹھا لیتے ہیں پاس اپنے بُلا کے

کسی دن لے کے چھوڑیں گے وہ یہ مال
بھلا رکھو گے کب تک دل چُھپا کے

جو پھر نِکلو تو جو چاہو سو کہنا!
ذرا دیکھو تو اِس محفل میں آ کے

جنہوں نے ہوش میخانہ میں کھوئے
وہ کیا لیں گے بھلا مسجد میں جا کے

بلندی شان کے مالک اِدھر آ!
مناظر دیکھتا جا کربلا کے

ترے کانوں میں آوازیں خُدا کی
ترے کانوں میں اٹیم بم کے دھما کے

مری اُمید وابستہ فلک سے
تری نظروں میں اِس دُنیا کے خاکے

بلا تجھ کو نہ کچھ دُنیا میں آ کے
نہ تُو دیکھے گا راحت یاں سے جا کے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

ھو الناصر

احمدیت کے نئے مرکز "ربوہ" میں

جماعت احمدیہ کی خواتین کا پہلا سالانہ جلسہ

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کا مستورات سے خطاب

وہی عورت عزت کی مستحق ہے جو بچہ نہیں جنتی شیر جنتی ہے جو انسان نہیں جنتی فرشتہ جنتی ہے!

صحابیاتؓ کی مثالیں اپنے سامنے رکھو اور اُنہیں کے نقش قدم پر چلنے کی کوشش کرو

(مرتبہ مولوی محمد یعقوب صاحب طاہر مولوی فاضل)

تشہد و تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور نے فرمایا:-

جیسا کہ کل سے آپ سُن رہی ہوں گی یہ جلسہ درحقیقت ربوہ کے افتتاح کا جلسہ ہے۔ اللہ تعالیٰ کی پیشگوئیوں کے ماتحت ہمیں قادیان کچھ عرصہ کے لئے چھوڑنا پڑا ہے اور ہمارے لئے ضرورت تھی کہ جماعتی زندگی کو قائم رکھنے کے لئے ہم کوئی عارضی مقام بنائیں جہاں سلسلہ مرکز کے طور پر دُنیا میں اشاعتِ اسلام کے کام کو جاری رکھ سکے۔ عارضی انتظام ہونے کی وجہ سے ہمیں ہر ایک چیز باہر سے لانی پڑتی ہے۔ ربوہ میں تو درحقیقت مٹی کا دیا بھی نہیں جل سکتا مگر لاؤڈ سپیکروں کے کام کے لئے بجلی کی ضرورت تھی۔ چنانچہ لاہور سے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بجلی کے انجن منگوائے گئے اور لاہور ہی سے لاؤڈ سپیکر لائے گئے بلکہ مزدور تک باہر سے لانے پڑے ہیں اور بعض دفعہ وہ کام چھوڑ کر بھاگ جاتے ہیں اس لئے کام ہوتے ہوتے رُک جاتا ہے۔ شامیانے وغیرہ بھی لاہور سے آتے ہیں۔ قناتیں بھی لاہور سے آتی ہیں۔ بلکہ جو لوگ کام کر رہے ہیں وہ بھی لاہور سے آتے ہیں۔ کھانا کھلانے والی لڑکیاں اور عورتیں بھی لاہور سے آتی ہیں۔ وہ خاکروب جو صفائی کرتے ہیں ان میں سے بھی کچھ لاہور سے آئے ہیں۔ پانی بھرنے والے سقّے اردگرد کے علاقوں سے منگوائے گئے ہیں۔ پس یہاں کی درحقیقت کوئی بھی چیز نہیں۔ اِس وجہ سے انتظام میں خرابیوں کا ہو جانا کوئی بعید بات نہیں بلکہ خرابیوں کا ہونا لازمی ہے اور اگر کوئی اچھی بات ہو تو وہ اتفاقی ہوگی۔ پس اِس جلسہ کی غرض اور اہمیت آپ لوگوں کو اچھی طرح سمجھ لینی چاہیئے۔ یہ جلسہ تقریروں کے لئے نہیں ہے حج ہر سال ہوتا ہے مگر وہاں کوئی تقریر نہیں ہوتی۔ لیکن ساری دُنیا سے مسلمان ہزاروں ہزار میل چل کر خانہ کعبہ کے پاس جمع ہوتے ہیں۔ ہر سال دو تین لاکھ حاجی وہاں جمع ہو جاتا ہے۔ اور اِس دو تین لاکھ کے مجمع کا کام صرف اتنا ہوتا ہے کہ عرفات چلے گئے وہاں سے مزدلفہ روانہ ہو گئے۔ مزدلفہ سے منٰی آگئے اور پھر پتھروں کے بنے ہوئے ایک مکان کے اِردگرد چکر لگائے۔ قربانیاں کیں اور کام ختم ہو گیا۔ ساڑھے چار ہزار سال سے کعبہ کی بُنیاد پڑی ہے اور یہ وہ بُنیاد ہے جو ابراہیمی ہے۔ بالکل غالب ہے کہ خانہ کعبہ اس سے بھی پہلے کا ہو۔ اور قرینِ قیاس یہی ہے کیونکہ قرآن کریم کی بعض آیتوں سے یہی نتیجہ نکلتا ہے کہ خانہ کعبہ پہلے سے تھا۔ لیکن اگر اِس امر کو نظر انداز کر دو تب بھی ساڑھے چار ہزار سال سے ہزاروں ہزار میل کے فاصلہ سے لوگ وہاں جاتے اور ہر قسم کی صعوبتیں برداشت کرتے ہوئے جاتے ہیں۔ اب تک بھی وہاں ریل نہیں بنی اور وہاں کی زمین کی یہ حالت ہے کہ جس قسم کی ریتلی زمین یہاں ہے یہ اس کے مقابلہ میں شاہی سڑکوں سے کم حیثیت نہیں رکھتی۔ جدّہ سے مکّہ جاتے ہوئے جس قسم کے میدانوں میں سے گزرنا پڑتا ہے اور جس قسم کی سڑک پر چلنا پڑتا ہے اُسے دیکھ کر پتہ ہی نہیں چل سکتا کہ سڑک کونسی ہے جنگل کونسا ہے اور میدان کونسا ہے۔ یہاں تو شیڈ بنا دیئے گئے ہیں مگر وہاں سامان رکھنے کے لئے بھی کوئی جگہ نہیں ہوتی۔ اونٹ چلانے والے رات کو کسی جگہ اونٹ بٹھا دیتے ہیں اور اُن اونٹوں کے پاس ہی کچھ اونٹوں کی سواریاں کچھ اونٹ چلانے والے اور کچھ اَور لوگ جو سمجھتے ہیں کہ اگر ہم ان کے ساتھ مل گئے تو ڈاکو ہم پر حملہ نہیں کر سکیں گے اکٹھے ہو جاتے ہیں اور ریت پر سر رکھ کر سو جاتے ہیں۔ پھر جو گرد و غبار یہاں اُڑ رہا ہے اِس سے بہت زیادہ گرد و غبار وہاں ہوتا ہے وہاں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کوئی دوسرا شخص پاس سے گذرے تو گرد و غبار کی وجہ سے نظر بھی نہیں آتا۔ مگر باوجود اسکے ہزاروں سال تک لوگوں نے ہنسی ہنسی اور خوشی خوشی اِن تکالیف کو برداشت کیا ہے۔ کیونکہ وہ یقین رکھتے ہیں کہ ہم خدا تعالیٰ کی مرضی پوری کر رہے ہیں۔ آپ لوگوں کو تو صرف ایک سال اس کا تجربہ ہؤا ہے اگلے سال شائد نعمت آپ لوگوں کو میسر آ جائے۔ اگر اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہاں مرکز قائم ہو گیا تو اگلے سال بہت سی سہولتیں میسر آ جائیں گی مگر وہ سہولتیں جسم کی ہوں گی رُوح کی نہیں۔ رُوح کی سہولتیں ہمیشہ خدا تعالیٰ کی راہ میں تکالیف اُٹھانے سے ہی میسر آتی ہیں۔

انبیاء جب دُنیا میں آتے ہیں تو اُن کے ابتدائی ایّام میں جو لوگ اُن پر ایمان لاتے ہیں وہی بڑے سمجھے جاتے ہیں۔ ہر مسلمان جانتا ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد حضرت ابوبکرؓ۔ حضرت عمرؓ۔ حضرت عثمانؓ۔ حضرت علیؓ۔ حضرت طلحہؓ۔ حضرت زبیرؓ۔ حضرت عبدالرحمٰن بن عوفؓ۔ حضرت سعدؓ۔ اور حضرت سعیدؓ۔ یہ وہ لوگ تھے جو بڑے سمجھے جاتے تھے۔ مگر ان کے بڑے سمجھے جانے کی وجہ یہ نہیں تھی کہ کہ ان کو آرام زیادہ میسر آتا تھا بلکہ ان کے بڑے سمجھے جانے کی وجہ یہ تھی کہ دین کی خاطر انہوں نے دوسروں سے زیادہ تکلیفیں برداشت کی تھیں۔

حضرت طلحہؓ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد بھی زندہ رہے اور جب حضرت عثمانؓ کی شہادت کے بعد مسلمانوں میں اختلاف پیدا ہؤا اور ایک گروہ نے کہا کہ حضرت عثمانؓ کے مارنے والوں سے ہمیں بدلہ لینا چاہیئے تو اس گروہ کے لیڈر حضرت طلحہؓ، حضرت زبیرؓ اور حضرت عائشہؓ تھے۔ لیکن دوسرے گروہ نے کہا کہ مسلمانوں میں تفرقہ پڑ چکا ہے، آدمی مرا ہی کرتے ہیں سر دست ہمیں تمام مسلمانوں کو اکٹھا کرنا چاہیئے تاکہ اسلام کی شوکت اور اُس کی عظمت قائم ہو بعد میں ہم اِن لوگوں سے بدلہ لے لیں گے۔ اِس گروہ کے لیڈر حضرت علیؓ تھے۔ یہ اختلاف اتنا بڑھا کہ حضرت طلحہؓ، حضرت زبیرؓ اور حضرت عائشہؓ نے الزام لگایا کہ علیؓ اِن لوگوں کو پناہ دینا چاہتے ہیں جنہوں نے حضرت عثمانؓ کو شہید کیا ہے۔ اور حضرت علیؓ نے الزام لگایا کہ اِن لوگوں کو اپنی ذاتی غرضیں زیادہ مقدم ہیں اسلام کا فائدہ اِن کے مدنظر نہیں۔ گویا اختلاف اپنی انتہائی صورت تک پہنچ گیا اور پھر آپس میں جنگ بھی شروع ہو گئی۔ ایسی جنگ جس میں حضرت عائشہؓ نے لشکر کی کمان کی۔ آپؓ اونٹ پر چڑھ کر لوگوں کو لڑواتی تھیں اور حضرت طلحہؓ اور حضرت زبیرؓ بھی اِس لڑائی میں شامل تھے۔ جب دونوں فریق میں جنگ جاری تھی ایک صحابی حضرت طلحہؓ کے پاس آئے اور اُن سے کہا طلحہؓ! تمہیں یاد ہے فلاں موقع پر میں اور تم رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی مجلس میں بیٹھے ہوئے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تھے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ طلحہؓ! ایک وقت ایسا آئے گا کہ تم اور لشکر میں ہو گے اور علیؓ اور لشکر میں ہوگا اور علیؓ حق پر ہوگا اور تم غلطی پر ہو گے۔ حضرت طلحہؓ نے یہ سُنا تو اُن کی آنکھیں کُھل گئیں اور اُنہوں نے کہا ہاں مجھے یہ بات یاد آ گئی ہے۔ اور پھر اُسی وقت لشکر سے نکل کر چلے گئے۔ جب وہ لڑائی چھوڑ کر جا رہے تھے تا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بات پوری ہو جائے تو ایک بدبخت انسان جو حضرت علیؓ کے لشکر کا سپاہی تھا اُس نے پیچھے سے جا کر آپ کو خنجر مار کر شہید کر دیا۔ حضرت علیؓ اپنی جگہ پر بیٹھے ہوئے تھے کہ وہ اِس خیال سے کہ مجھے بہت بڑا انعام ملے گا دوڑتا ہوا آیا اور اُس نے کہا۔ اے امیر المومنین! مَیں آپ کو آپ کے دشمن کے مارے جانے کی خبر دیتا ہوں۔ حضرت علیؓ نے کہا۔ کون دشمن؟ اُس نے کہا۔ اے امیر المومنین! مَیں نے طلحہؓ کو مار دیا ہے۔ حضرت علیؓ نے فرمایا۔ اے شخص! مَیں بھی تجھے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی طرف سے بشارت دیتا ہوں کہ تو دوزخ میں ڈالا جائے گا۔ کیونکہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دفعہ فرمایا جبکہ طلحہؓ بھی بیٹھے ہوئے تھے اور مَیں بھی بیٹھا ہوا تھا کہ اے طلحہ! تُو ایک دفعہ حق و انصاف کی خاطر ذلت برداشت کرے گا اور تجھے ایک شخص مار ڈالے گا مگر خدا اُس کو جہنم میں ڈالیگا۔ اِس لڑائی میں جب حضرت علیؓ اور حضرت طلحہؓ و زبیرؓ کے لشکر کی صفیں ایک دوسرے کے آمنے سامنے کھڑی ہوئیں تو حضرت طلحہؓ اپنی تائید میں دلائل بیان کرنے لگے (یہ اُس وقت سے پہلے کی بات ہے جب ایک صحابی نے اُنہیں حدیث یاد دلائی اور وہ جنگ چھوڑ کر چلے گئے) وہ دلائل بیان ہی کر رہے تھے کہ حضرت علیؓ کے لشکر میں سے ایک شخص نے کہا۔ او ٹُنڈے! چُپ کر۔ حضرت طلحہؓ کا ایک ہاتھ بالکل شل تھا وہ کام نہیں کرتا تھا۔ جب اُس نے کہا۔ او ٹُنڈے چُپ کر تو حضرت طلحہؓ نے فرمایا کہ تم نے کہا تو یہ ہے کہ او ٹُنڈے چُپ کر مگر تمہیں پتہ بھی ہے کہ مَیں ٹُنڈا کس طرح ہوا ہوں؟ اُحد کی جنگ میں جب مسلمانوں کے قدم اُکھڑ گئے اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ صرف بارہ آدمی رہ گئے۔ تو تین ہزار کافروں کے لشکر نے ہمیں گھیرے میں لے لیا اور اُنہوں نے چاروں طرف سے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر تیر برسانے شروع کر دیئے۔ اِس خیال سے کہ اگر آپ مارے گئے تو تمام کام ختم ہو جائے گا۔ اُس وقت کفار کے لشکر کے ہر سپاہی کی کمان محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مُنہ کی طرف تیر پھینکتی تھی۔ تب مَیں نے اپنا ہاتھ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے مُنہ کے آگے کر دیا اور کفار کے لشکر کے سارے تیر میرے اِس ہاتھ پر پڑتے رہے۔ یہاں تک کہ میرا ہاتھ بالکل بیکار ہو کر ٹُنڈا ہو گیا مگر مَیں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے مُنہ کے آگے سے اپنا ہاتھ نہیں اُٹھایا۔ ایک اور دفعہ کا واقعہ ہے کہ آپؓ یہ قصہ سُنا رہے تھے کہ ایک

Digitized by Khilafat Library Rabwah

شخص نے پوچھا۔ طلحہؓ! جب آپ کے ہاتھ پر چاروں طرف سے تیر پڑتے تھے تو درد نہیں ہوتی تھی؟ طلحہؓ نے کہا درد کیوں نہیں ہوتی تھی۔ ہوتی تھی مگر میں اسے برداشت کرتا تھا۔ پھر اس نے کہا کیا آپ کے منہ سے آہ نہیں نکلتی تھی؟ طلحہؓ نے کہا۔ آہ نکلنا تو چاہتی تھی مگر میں آہ کو نکلنے نہیں دیتا تھا تا کہیں میرا ہاتھ ہل نہ جائے اور کوئی تیر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو نہ آ لگے۔ پس طلحہؓ طلحہؓ کس طرح بنا؟ اُن تکلیفوں کی وجہ سے جو انہوں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خاطر اُٹھائی تھیں۔ زبیرؓ زبیرؓ کس طرح بنا؟ اُن تکلیفوں کی وجہ سے بنا جو انہوں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خاطر برداشت کی تھیں۔

حضرت عثمانؓ بن مظعون رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک صحابی تھے۔ ابتدائی ایام میں وہ آپؐ پر ایمان لائے۔ اُن کے والد مکہ کے ایک بہت بڑے رئیس تھے۔ عثمانؓ بن مظعون کی عمر تیرہ چودہ سال کی تھی جب وہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لائے۔ ایمان لانے کے بعد کفار کی طرف سے اُن پر قسم قسم کے مظالم کئے گئے اور طرح طرح کی تکلیفیں پہنچائی گئیں مگر وہ تیرہ چودہ سال کا بچہ اِن مشکلات کو بہادری کے ساتھ برداشت کرتا رہا اور تمام تکالیف کو استقلال کے ساتھ اپنی جان پر سہتا رہا۔ اسلام سے اس نے روگردانی اختیار نہ کی۔ جب ہجرت حبشہ ہوئی تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ سن کر کہ تم حبشہ چلے جاؤ حضرت عثمانؓ بن مظعون بھی حبشہ گئے مگر پھر جلد ہی واپس آ گئے اور کہا کہ میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بغیر رہ نہیں سکتا۔ پھر جب سختیاں اور بڑھ گئیں تو انہوں نے دوبارہ یہ ارادہ کیا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اجازت اور آپؐ کے ارشاد کے ماتحت کہیں باہر چلے جائیں۔ جب وہ مکہ سے باہر جا رہے تھے تو انہیں اپنے باپ کا ایک دوست ملا اور اُس نے پوچھا عثمانؓ! تم مکہ چھوڑ کر کیوں جا رہے ہو؟ انہوں نے کہا مکہ کے لوگ رہنے نہیں دیتے۔ وہ رئیس اُن کے باپ کا بڑا دوست تھا جب اس نے عثمانؓ بن مظعون سے یہ بات سنی تو اُن کے باپ کی یاد اور محبت کی وجہ سے اُس کی آنکھوں میں آنسو آ گئے اور اُسنے کہا عثمانؓ تم جانتے ہو تمہارا باپ میرا بھائی تھا اسلئے میری موجودگی میں تمہارا یہاں سے چلے جانا بڑی ذلت اور رسوائی کی بات ہے۔ تم میرے ساتھ مکہ واپس چلو میں یہ اعلان کر دوں گا کہ تم میری پناہ میں ہو اور کوئی شخص تمہیں دُکھ نہیں دے سکیگا۔ چنانچہ وہ حضرت عثمانؓ کو اپنے ساتھ لے گیا اور جیسے عرب کا دستور تھا اُس نے خانہ کعبہ میں کھڑے ہو کر اعلان کر دیا کہ عثمانؓ میری پناہ میں ہے جو اِس کو چھیڑے گا وہ مجھے لڑائی کے لئے برانگیختہ کرے گا۔ عربوں میں یہ دستور تھا کہ جو شخص کسی کو اپنی پناہ میں لے لیتا تھا اُس پر کوئی دوسرا شخص ہاتھ اُٹھانے کی جرأت نہیں کر سکتا تھا۔ عربوں میں عیب بھی تھے۔ اگر عیب نہ ہوتے تو وہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا انکار کیوں کرتے مگر اُن میں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بعض خاص خوبیاں بھی تھیں جو اگر ہم میں پیدا ہو جائیں تو یقیناً ہمیں چار چاند لگ جائیں۔ اور انہی خوبیوں میں سے ایک یہ بھی کہ جب وہ کسی کو اپنی پناہ میں لے لیتے تھے تو کوئی شخص اُسے تکلیف نہیں پہنچا سکتا تھا۔ اور اگر پہنچاتا تو اس کے یہ معنے ہوتے تھے کہ اب دونوں میں لڑائی تک نوبت پہنچ جائے گی۔

بہرحال حضرت عثمانؓ بن مظعون کو جب اُس نے پناہ دی تو مکہ والوں کے وہ مظالم جو اُن پر جاری تھے بند ہو گئے اور وہ امن سے رہنے لگ گئے۔ مگر ایک دفعہ جب اُنہوں نے کفار کو تبلیغ کی تو اُنہوں نے اُس رئیس سے شکایت کی۔ رئیس نے اُنہیں بلا کر سمجھایا اور نصیحت کی کہ وہ تبلیغ نہ کیا کریں۔ اُنہوں نے کہا میں تبلیغ سے نہیں رُک سکتا تم اپنی پناہ بے شک واپس لے لو۔ چنانچہ اُس نے اپنی پناہ واپس لینے کا اعلان کر دیا۔

ایک دفعہ مجلس میں لبید شاعر جو عرب کے مشہور شعرا میں سے تھے اپنے شعر سُنا رہے تھے۔ حج کے دن تھے۔ تمام رؤسا مجلس میں بیٹھے تھے کہ اُنہوں نے شعر سُناتے سُناتے یہ مصرع پڑھا۔ ؂

الا کل شیء ما خلا اللہ باطل

سنو سنو خدا تعالیٰ کے سوا ہر چیز فنا ہونیوالی ہے۔ تو عثمانؓ نے کہا یہ درست ہے۔ اس پر لبید شاعر خفا ہوئے کہ ایک بچہ مجھ جیسے انسان کو داد دیتا ہے مگر لوگوں نے اُن کو راضی کر لیا۔ اس کے بعد اُنہوں نے دوسرا مصرع پڑھا جو یہ تھا۔

وکل نعیم لا محالۃ زائل

یعنی ہر نعمت ایک دن ضرور زائل ہونے والی ہے۔ جب اُنہوں نے کہا

وکل نعیم لا محالۃ زائل

تو حضرت عثمانؓ جوش میں آ گئے اور اُنہوں نے کہا جھوٹ جھوٹ۔ بالکل غلط۔ جنت کی نعمتیں کبھی زائل نہیں ہونگی۔ بھلا جو شخص ایک مصرع کو اچھا کہنے اور اُس کی تعریف کرنے پر چڑ گیا تھا وہ مذمت کی کب تاب لا سکتا تھا۔ نتیجہ یہ ہوا کہ لبید خاموش ہو گئے اور اُنہوں نے کہا میں آئندہ مکہ میں کوئی شعر نہیں سُناؤں گا یہاں کے لوگ سخت بد تہذیب ہو گئے ہیں۔ تب غصہ اور جوش کی حالت میں ایک شخص آگے بڑھا اور اُس نے اس زور سے عثمانؓ کے منہ پر گھونسا مارا کہ اُس کی اُنگلی آپ کی ایک آنکھ میں گھُس گئی اور آنکھ پھُوٹ گئی۔ وہ رئیس جس نے حضرت عثمانؓ کو پناہ دی تھی وہ بھی اُس وقت وہاں موجود تھا، مگر وہ اپنی قوم کا مقابلہ نہیں کر سکتا تھا۔ اکیلے آدمی کی کیا طاقت ہوتی ہے کہ وہ ساری قوم کے مقابلہ میں کھڑا ہو سکے مگر یہ نظارہ دیکھ کر اُس کا دل غم سے بھر گیا اور اُس کی آنکھوں کے سامنے یہ نقشہ آ گیا کہ کس طرح عثمانؓ کا باپ جو مکہ کے رؤسا میں سے تھا جب شہر میں نکلتا تو لوگ اُس کا ادب اور احترام کرتے اور اُسکی راہ میں اپنی آنکھیں بچھاتے تھے مگر آج یہ حالت ہے کہ اُسی کے بیٹے کو اس بے دردی کے ساتھ پیٹا گیا ہے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کہ اُس کی ایک آنکھ ضائع ہو گئی ہے۔ اِن تصورات کی وجہ سے ایک طرف اُس کا دل غم سے بھر گیا مگر دوسری طرف اُس کا دل خائف تھا کہ مَیں اپنی قوم کے خلاف کس طرح آواز بلند کروں۔ وہ اسی دُبدہ اور کشمکش کی حالت میں عثمانؓ کے پاس جاکر غصہ سے کہنے لگا۔ تُو نے دیکھا کہ میری پناہ میں سے نکلنے کا کیا انجام ہؤا۔ مَیں نہیں کہتا تھا کہ میری پناہ میں ہی رہو۔ تم نے مجھے مجبور کیا اور کہا کہ مَیں تمہاری پناہ میں رہنے کے لئے تیار نہیں اور مَیں نے اپنی پناہ واپس لے لی۔ مگر اس کا کیا نتیجہ نکلا۔ آج تمہاری ایک آنکھ ضائع ہو گئی ہے۔ اگر خدانخواستہ تم میں سے کسی کی آنکھ نکل جائے یا تمہاری آنکھ پر چوٹ ہی آجائے تو تم سمجھ سکتی ہو کہ تم کتنا روؤ اور کتنا چیخو اور چلاؤ مگر عثمانؓ اس تکلیف پر روئے نہیں۔ وہ چلائے نہیں۔ انہوں نے افسوس ظاہر نہیں کیا۔ اُنہوں نے ہمدردی کرنے والے سے یہ نہیں کہا کہ آپ کا شکریہ۔ بلکہ عثمانؓ نے کہا تو یہ کہا کہ

"چچا تم تو یہ کہتے ہو کہ تیری ایک آنکھ کیوں نکلی خدا کی قسم میری تو دوسری آنکھ بھی خدا تعالیٰ کی راہ میں نکلنے کے لئے تیار بیٹھی ہے۔"

اللّٰھم صلّ علیٰ محمّد وعلیٰ آلِ محمّد وبارک وسلم انک حمید مجید۔

یہ وہ تکالیف تھیں جو اُنہوں نے اُٹھائیں مگر جانتے ہو اِن تکالیف کا عثمانؓ کو کیا بدلہ مِلا۔ اگلے جہان میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے جو آپؓ کو بدلہ مِلا وہ تو علیحدہ چیز ہے اِس دُنیا میں ہی حضرت عثمانؓ کو اِن قربانیوں کا جو بدلہ مِلا وہ اتنا شاندار ہے کہ آج دُنیا کا بڑے سے بڑا مسلمان بادشاہ بھی یہ کہنے کے لئے تیار ہو گا کہ کاش مجھے اور میرے سارے خاندان کو کنوئیں میں دیا جائے مگر وہ چیز مجھے میسر آجائے۔ وہ بدلہ یہ تھا کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے ہاں آپؐ کی آخری عمر میں وفات سے دو تین سال پہلے ایک بیٹا پیدا ہؤا جس کا نام آپؐ نے ابراہیمؓ رکھا۔ وہ آپؐ کی آخری عمر کا ایک ثمر تھا مگر وہ دو سال کا ہو کر فوت ہو گیا۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اُس کی لاش کو دفنانے کیلئے لے گئے۔ جب آپؐ قبر کے پاس پہنچے، جنازہ پڑھا گیا تو آپؐ نے بچے کی لاش کو ہاتھ میں لیا اور قبر میں اُترے تا کہ اُسے لحد میں رکھ دیں۔ لحد میں رکھتے ہوئے آپؐ نے ایک فقرہ کہا جو عثمانؓ بن مظعون کی وفات کے چھ سال بعد آپؐ کی زبان سے نکلا۔ عثمانؓ بن مظعون شہید ہو چکے تھے۔ وہ جنگ بدر میں شہید ہوئے تھے جو ہجرت کے دوسرے سال ہوئی تھی۔ اور یہ واقعہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی ہجرت کے آٹھویں سال ہؤا۔ گویا چھ سال کے قریب حضرت عثمانؓ کی وفات پر گذر چکے تھے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے جو فقرہ اُس وقت کہا وہ ایک بہترین انعام تھا جو اِس دُنیا کا کوئی انسان حاصل کر سکتا ہے۔ آپؐ نے ابراہیمؓ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کی لاش کو اپنے ہاتھ میں لیا۔ گھٹنے قبر میں ٹیکے اور اُسے لحد میں رکھتے ہوئے فرمایا :۔

"جا اپنے بھائی عثمانؓ بن مظعون کے پاس"

رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے چھ سال کے عرصہ کے بعد اپنی آخری عمر کے بیٹے کی وفات پر جس کے بعد کوئی اور اولاد ہونا ناممکن نظر آتا تھا اگر کوئی جذبۂ افسوس ظاہر کیا تو یہ کیا کہ آج سے چھ سال پہلے میرا بیٹا عثمانؓ شہید ہو گیا تھا اب اے ابراہیمؓ! چھ سال کے بعد تو نے پھر مجھے عثمانؓ یاد دلا دیا۔ اگر عثمانؓ کو ساری دُنیا کی بادشاہت کے تخت پر بھی بٹھا دیا جاتا، اگر عثمانؓ کو خدا تعالےٰ دائمی زندگی بھی بخش دیتا اور وہ ہمیشہ ہمیش اس دُنیا پر حکمرانی کرتا رہتا۔ اگر عثمانؓ کی ایک آنکھ نہیں دونوں آنکھیں نکال دی جاتیں، اُس کے دونوں کان کاٹ دیئے جاتے، اُس کی زبان بھی کاٹ دی جاتی۔ اُس کا ناک بھی کاٹ دیا جاتا، اُس کے دانت بھی نکال دیئے جاتے اور پھر عثمانؓ سے یہ کہا جاتا کہ تو یہ فقرہ چھوڑ دے ہم تجھے یہ سب کچھ واپس دینے کو تیار ہیں تو بھی عثمانؓ انکی بات ماننے کے لئے تیار نہ ہوتا۔ وہ کہتا کہ میں یہ فقرہ واپس دینے کے لئے تیار نہیں تم یہ نعمتیں بیشک اپنے پاس رکھو۔

اِس میں کوئی شبہ نہیں کہ تازہ مرنے والوں میں سے ہر ایک کا صدمہ ہوتا ہے۔ ہمسایوں کا بھی ہوتا ہے۔ دوستوں کا بھی ہوتا ہے۔ رشتہ داروں کا بھی ہوتا ہے۔ مگر چھ سال کا عرصہ اتنا لمبا عرصہ ہے کہ اس میں دوست اپنے دوستوں کو اور رشتہ دار اپنے رشتہ داروں کو بھول جاتے ہیں مگر محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی یہ حالت تھی کہ عثمانؓ کی وفات کے چھ سال بعد آپؐ کا اکلوتا بیٹا جو آپؐ کی آخری عمر کا ثمرہ تھا وفات پاتا ہے تو وہ یہ نہیں کہتے کہ ابراہیمؓ! تیری موت سے مجھے یہ دُکھ ہوا ہے بلکہ وہ کہتے ہیں تو یہ کہ ابراہیمؓ نے مجھے عثمانؓ کی موت یاد دلا دی ہے۔ یہ وہ چیز ہے جس سے اُنہوں نے رُتبے پائے اور عزتیں حاصل کیں۔ ہماری ایک یا دو دن کی تکلیفیں اِس کے مقابلہ میں حقیقت ہی کیا رکھتی ہیں۔ حضرت عائشہؓ دیر تک رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد زندہ رہی تھیں۔ حضرت عمرؓ کے زمانہ میں جب ایران فتح ہوا تو وہاں سے آٹا پیسنے والی ہوا چکیاں لائی گئیں جن میں باریک آٹا پیسا جانے لگا جب سب سے پہلی چکی مدینہ میں لگی تو حضرت عمرؓ نے حکم دیا کہ پہلا پسا ہوا باریک آٹا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں بطور تحفہ بھیجا جائے۔ چنانچہ آپؓ کے حکم کے مطابق وہ باریک میدہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں بھیجا گیا اور اُن کی خادمہ نے اُس آٹے کے باریک باریک پھلکے تیار کئے۔ مدینہ کی عورتیں جنہوں نے پہلے کبھی ایسا آٹا نہیں دیکھا تھا وہ ہجوم کر کے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے گھر میں جمع ہو گئیں کہ آؤ ہم دیکھیں وہ آٹا کیسا ہے اور اُس کی روٹی کیسی تیا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہوتی ہے۔ سارا صحن عورتوں سے بھرا ہوا تھا اور سب اِس انتظار میں تھیں کہ اس آٹے کی روٹی تیار ہو تو وہ اُسے دیکھیں۔ تم خیال کرتی ہو گی کہ شاید وہ کوئی عجیب قسم کا آٹا ہو گا۔ وہ عجیب قسم کا آٹا نہیں تھا۔ وہی آٹا تھا جو تم روزانہ کھاتی ہو بلکہ اس سے بھی ادنیٰ آٹا تھا۔ آج جو آٹا تم میں سے ایک غریب سے غریب عورت کھاتی ہے اُس سے بھی وہ ادنیٰ تھا مگر مدینہ میں جس قسم کے آٹے ہوتے تھے اُن سے وہ بہت اعلیٰ تھا۔ بہرحال آٹے کے پھلکے تیار ہوئے۔ عورتوں نے اُن کو دیکھا اور وہ حیران رہ گئیں۔ وہ فرطِ شوق میں اپنی اُنگلیاں اُن پھلکوں کو لگاتیں اور بے ساختہ کہتیں۔ اُف کیسا نرم پھلکا ہے۔ کیا اس سے اچھا آٹا بھی دُنیا میں ہو سکتا ہے؟ حضرت عائشہؓ نے پھلکے میں سے ایک لُقمہ توڑا اور مُنہ میں ڈالا۔ وہ ساری کی ساری اِس شوق سے حضرت عائشہؓ کا مُنہ دیکھنے لگیں کہ اسکے کھانے سے حضرت عائشہؓ کی عجیب حالت ہو گی۔ وہ خوشی کا اظہار کریں گی اور خاص قسم کی لذّت اس سے محسوس کریں گی۔ مگر حضرت عائشہؓ کے مُنہ میں وہ لقمہ گیا تو جس طرح کسی نے گلا بند کر دیا ہو وہ لقمہ اُن کے مُنہ میں ہی پڑا رہ گیا اور اُن کی آنکھوں میں سے ٹپ ٹپ آنسو گرنے لگے۔ عورتوں نے کہا بی بی! آٹا تو بڑا ہی اچھا ہے، روٹی اتنی نرم ہے کہ اس کی کوئی حد ہی نہیں۔ آپ کو کیا ہو گیا کہ اِسے نگل ہی نہیں سکیں اور رونے لگ گئیں۔ کیا اس آٹے میں

کوئی نقص ہے؟ حضرت عائشہؓ نے فرمایا۔ آٹے میں نقص نہیں۔ مَیں مانتی ہوں کہ یہ بڑا ہی نرم پھلکا ہے اور ایسی چیز ہم نے پہلے کبھی نہیں دیکھی۔ مگر میری آنکھوں سے اس لئے آنسو نہیں بہے کہ اس آٹے میں کوئی نقص ہے بلکہ مجھے وہ دن یاد آ گئے جب رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم اپنی آخری عمر میں سے گذر رہے تھے آپؐ ضعیف ہو گئے تھے اور سخت غذا نہیں کھا سکتے تھے مگر ان دنوں میں بھی ہم پتھروں سے گندم کچل کر اور اُس کی روٹیاں پکا پکا کر آپؐ کو دیتے تھے۔ پھر آپؓ نے فرمایا۔

"وہ جس کے طفیل ہم کو یہ نعمتیں ملیں وہ تو اِن نعمتوں سے محروم چلا گیا۔ لیکن ہم جنہیں اُس کے طفیل سے یہ سب عزّتیں مِل رہی ہیں ہم وہ نعمتیں استعمال کر رہے ہیں۔"

یہ کہا اور لقمہ تھوک دیا اور فرمایا

"اُٹھا لے جاؤ یہ پھلکے میرے سامنے سے مجھے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا زمانہ یاد آ کر گلے میں پھندا پڑتا ہے اور مَیں یہ پھلکا نہیں کھا سکتی۔"

حقیقت یہ ہے کہ انبیاء کی جماعتیں ہمیشہ تکلیفوں سے عزّت پاتی ہیں۔ اُن کی عزّت اس میں نہیں ہوتی کہ اُن کے پاس اتنا روپیہ ہے یا اتنی دولت اور جائیداد ہے۔ بلکہ اُن کی ساری عزّت اس بات میں ہوتی ہے کہ انہوں نے خدا تعالیٰ کی خاطر کیا کیا تکلیفیں برداشت کیں۔ پس

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اپنے نفس میں دین کی خاطر تکلیفیں برداشت کرنے کی عادت ڈالو۔ تم محض چندوں سے یا مُنہ کے لفظوں سے خدا تعالےٰ کو خوش نہیں کر سکتیں۔ تمہیں قربانیاں کرنی پڑیں گی۔ وہ قربانیاں جن کے مقابلہ میں تمہاری پہلی قربانیاں بالکل ہیچ ہو کر رہ جائیں۔ جب تک تم وہ قربانیاں کرنے کے لئے تیار نہیں ہوگی تم کوئی بڑی عزت حاصل نہیں کر سکتیں اور تمہاری اولادیں ہمیشہ دوسروں کی غلام بن کر رہیں گی اور غلام اور مقہور اور ذلیل اولاد کا جننا کسی خوشی کا موجب نہیں بلکہ ذلّت اور رُسوائی کا موجب ہوتا ہے۔ وہ عورت جو دس بچّے جنتی ہے اور اُس کے دسوں بچّے غلامی اور ذلّت کی زندگی بسر کرتے ہیں وہ اپنے خاندان کو بڑا نہیں کرتی بلکہ اُسے ذلیل کرتی ہے کیونکہ اُس نے اپنے خاندان میں دس غلاموں کی زیادتی کی ہے۔ وہی عورت عزّت کی مستحق ہے جو بچّہ نہیں جنتی شیر جنتی ہے۔ جو انسان نہیں جنتی فرشتہ جنتی ہے۔ یہی وہ کام ہے جو صحابیات رضؓ نے کیا۔ صحابیات رضؓ کی قربانیوں کی بیسیوں مثالیں میں نے تمہیں سُنائی ہیں۔ اُن کے جذبات کی بلندی اور پاکیزگی اور اُنکے احساسات کی صفائی ایسی ہے کہ اگر تم اُس کو اپنے سامنے رکھو تو وہ حقیقی نمونہ اور حقیقی راہنما ہے جو تمہارے فرائض ادا کرنے میں تمہاری مدد کر سکتا ہے۔ اُن کی زندگی کے بہت سے واقعات ہیں مگر میں اِس وقت تمہیں صرف ایک واقعہ سُناتا ہوں۔ ایک صحابیہؓ کا بچّہ جو اُس کا اکلوتا بیٹا تھا لڑائی میں مارا گیا۔ مگر اُس نے اپنے بچّے کی موت پر آنسو نہ بہائے۔ اُس نے اپنے بچّے کی موت پر غم نہ کیا بلکہ وہ خوش رہی اور کسی قسم کے صدمے کا اُس نے اظہار نہ کیا۔ ہر قوم میں کچھ بے وقوف عورتیں بھی ہوتی ہیں اُسکی بے وقوف ہمسائیاں اُس کے پاس آتیں اور کہتیں اے سنگدل ماں! تیرا اکلوتا بچّہ مارا گیا مگر تُو نے اپنے بچّے کی موت پر کوئی آنسو نہیں بہایا۔ کیا تیری سنگدلی کی بھی کوئی انتہا ہے؟ وہ ایک دن رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں گئی اور اُس نے کہا یا رسول اللہ! میرا بیٹا دوزخ میں گیا ہے یا جنت میں؟ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ تمہارا بیٹا یقیناً جنّت میں گیا ہے وہ خدا تعالےٰ کی راہ میں لڑتا ہوُا مارا گیا ہے اور ایمان پر اُس کا خاتمہ ہوُا ہے۔ اُس نے کہا۔ یا رسول اللہ! اُس کی وہ حالت اچھی ہے جو اگلے جہان کی ہے یا اس دُنیا میں جو اُس کی حالت تھی وہ زیادہ اچھی تھی؟ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اِس دُنیا کی اگلے جہان کے مقابلہ میں نسبت ہی کیا ہے۔ اُسے اگلے جہان میں ابدی زندگی ملی ہے، خدا تعالےٰ کا قرب ملا ہے اور اُسکے انعامات اور فضلوں کا وہ وارث ہوُا ہے۔ اُس نے کہا۔ یا رسول اللہ! جب کسی کے بیٹے کی اچھی حالت ہوتی ہے تو وہ خوش ہوُا کرتا ہے یا رویا کرتا ہے؟ میرا بیٹا اسلام کی خدمت میں مارا گیا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اور آپ فرماتے ہیں کہ اُسے اگلے جہان میں بہت بڑا انعام ملا ہے اور بہت بڑا رُتبہ حاصل ہوا ہے۔ اِس انعام اور رُتبہ کے حاصل ہونے پر میں روؤں یا خوش ہوں؟ میری ہمسائیاں مجھے کہتی ہیں کہ تو روتی کیوں نہیں۔ یا رسول اللہ! میں کیوں روؤں جب میرا بیٹا پہلے سے بھی زیادہ اچھی حالت میں ہے۔ آپ نے فرمایا۔ تم ٹھیک کہتی ہو۔ جو کچھ تمہارے بیٹے کو اگلے جہان میں ملا ہے اُس کے مقابلہ میں یہ دُنیا اور اِسکی زندگی کوئی چیز ہی نہیں۔

حقیقت یہ ہے کہ مائیں ہی بچے بناتی ہیں اور مائیں ہی بچے بگاڑا کرتی ہیں۔ اِس زمانہ میں بھی خدا تعالےٰ نے اسلام کو عزت دینے کے لئے ایک اسلامی علاقہ قائم کر دیا ہے اور مسلمان کہلانے والے اِسکے حکمران اور بادشاہ ہیں۔ یا تو ہمارے کافر حاکم تھے اور یا اب مسلمان حاکم ہیں۔ وہ خواہ کتنے بھی بگڑے ہوئے ہوں بہرحال رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ماننے والے ہیں۔ یہ رُتبہ اور یہ عزت جو اللہ تعالےٰ نے مسلمانوں کو بخشی ہے یہ ایک علامت ہے اس بات کی کہ اللہ تعالےٰ مسلمانوں کو اور بھی عزت دینے کے لئے تیار ہے اگر تم لوگ اپنے فرائض کو ادا کرو تو یہی مسلمان کہلانیوالے احمدی بن جائیں گے اور اس طرح حقیقی اسلام کی حکومت قائم ہو جائے گی۔ لیکن ہر نعمت کے لئے کچھ قربانی دینی پڑتی ہے۔ اور ہر قربانی اپنے ساتھ کچھ جذبات کو بھی اُبھارا کرتی ہے اور کچھ جذبات کو صدمے بھی پہنچایا کرتی ہے۔ جس کے پاس کچھ نہیں ہوتا اُسے بچانے کا کوئی فکر بھی نہیں ہوتا۔ مگر جس کے پاس کچھ ہوتا ہے اُسے اپنی چیز ڈاکوؤں اور چوروں سے بچانے کیلئے اُس کی حفاظت کا بھی فکر ہوتا ہے۔ غرض دولت کی فراوانی یا حکومت اور بادشاہت اپنے ساتھ ذمہ داریاں بھی لاتی ہے۔ جب ملک ہمارے پاس آ چکا ہے تو اب اِس کو بچانا ہمارا کام ہے۔ اب انگریزوں کے خون سے اِس ملک کو بچایا نہیں جا سکتا بلکہ خود مسلمانوں کے خون سے اِس ملک کو بچایا جائیگا۔ اِسی سلسلہ میں پاکستان کو کچلنے اور اُسے اُس کے ایک جائز حق سے محروم کرنے کے لئے بعض خطرات پیدا کر دیئے گئے ہیں۔ اِس موقع پر میں نے بار بار جماعت احمدیہ کے افراد کو توجہ دلائی کہ وہ اُٹھیں اور ملک کی خدمت کریں۔ یہ پہلا قدم ہے جو ایک اسلامی علاقہ کی حفاظت کے لئے اُٹھایا گیا ہے۔ اِس کے بعد وہ وقت بھی آئے گا جب خالص اسلام کی حفاظت کے لئے جنگیں کرنی پڑیں گی۔ مگر جو شخص پہلا قدم اُٹھانے کے لئے تیار نہ ہو اُس سے یہ توقع نہیں کی جا سکتی کہ وہ دوسرا قدم اُٹھانے کے لئے تیار ہو جائے گا۔ مجھے افسوس ہے کہ جماعت نے اِس موقع پر وہ بہادری نہیں دکھائی جو مومن دکھایا کرتا ہے۔ لیکن میں تمہیں بتاتا ہوں کہ تم میں سے بعض عورتیں ایسی ہیں جنہوں نے نہایت ہی اعلیٰ درجے کا نمونہ دکھایا ہے۔ اگر وہ ان پڑھ، جاہل اور غریب عورتیں ایسا اچھا نمونہ دکھا سکتی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہیں تو آسودہ حال اور پڑھی لکھی عورتیں کیوں ایسا نمونہ نہیں دکھا سکتیں۔ ایک جگہ رنگروٹ بھرتی کرنے کے لئے ہمارے آدمی گئے۔ انہوں نے جلسہ کیا اور تحریک کی کہ پاکستانی فوج میں شامل ہونے کیلئے لوگ اپنے نام لکھوائیں۔ جن قوموں میں لڑائی کی عادت نہیں ہوتی اُس کے افراد ایسے موقعہ پر عموماً اپنا نام لکھوانے سے ہچکچاتے ہیں۔ چنانچہ اس موقعہ پر بھی ایسا ہی ہوا۔ تحریک کی گئی کہ لوگ اپنے نام لکھوائیں مگر چاروں طرف خاموشی طاری رہی اور کوئی شخص اپنا نام لکھانے کے لئے نہ اُٹھا۔ تب ایک بیوہ عورت جس کا ایک ہی بیٹا تھا اور جو پڑھی ہوئی بھی نہیں تھی اُس نے جب دیکھا کہ بار بار احمدی مبلغ نے کھڑے ہوکر تحریک کی ہے کہ لوگ اپنے نام لکھوائیں مگر لوگ ہچکچانے کی وجہ سے آگے نہیں بڑھتے تو وہ عورتوں کی جگہ سے کھڑی ہوئی اور اس نے اپنے لڑکے کو آواز دے کر کہا:۔

"او فلانے تو بولتا کیوں نہیں۔ تو نے سُنا نہیں کہ خلیفۂ وقت کی طرف سے تمہیں جنگ کے لئے بُلایا جارہا ہے۔"

اس پر وہ فوراً اُٹھا اور اس نے اپنا نام جنگ پر جانے کے لئے پیش کر دیا۔ تب اُس کو دیکھ کر اور لوگوں کے دلوں میں بھی جوش پیدا ہوا اور انہوں نے بھی اپنے نام لکھوانے شروع کر دیئے۔

وہ عورت زمیندار طبقہ میں سے نہیں تھی بلکہ غیر زمیندار طبقہ سے تعلق رکھتی تھی جن کے متعلق زمیندار بڑی حقارت سے یہ کہا کرتے ہیں کہ وہ لڑنا نہیں جانتے۔ مگر اُس نے غیر زمیندار ہوکر اپنی ذمہ داری کو محسوس کیا اور ایسی حالت میں محسوس کیا جبکہ وہ بیوہ تھی اور اُس کا صرف ایک ہی بیٹا تھا اور آئندہ اُسے کوئی اور بیٹا ہونے کی کوئی اُمید نہیں تھی۔ اُس نے کہا جب خدا اور اسلام کے نام پر ایک آواز اُٹھائی جارہی ہے تو پھر میرا کوئی بیٹا رہے یا نہ رہے مجھے اُس آواز کا جواب دینا چاہیئے۔

شدید جذبات مقابل میں ویسے ہی جذبات پیدا کر دیا کرتے ہیں۔ جب اُس نے یہ بات کہی تو کئی بزدل جو اپنے آپ کو پہلے بچا رہے تھے انہوں نے بھی اپنے ارادوں کو پیش کرنا شروع کر دیا اور جب یہ اطلاع میرے پاس پہنچی اور خط میں مَیں نے یہ واقعہ پڑھا تو پیشتر اس کے کہ مَیں اُس خط کو بند کرتا مَیں نے خدا تعالیٰ سے دُعا کرتے ہوئے کہا۔

"اے میرے رب! یہ بیوہ عورت اپنے اکلوتے بیٹے کو تیرے دین کی خدمت کے لئے یا مسلمانوں کے مُلک کی حفاظت کے لئے پیش کر رہی ہے۔ اے میرے رب! اِس بیوہ عورت سے زیادہ قربانی کرنا میرا فرض ہے۔ مَیں بھی تجھ کو تیرے جلال کا واسطہ دے کر تجھ سے یہ دُعا کرتا ہوں کہ اگر انسانی قربانی کی ہی ضرورت

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہو تو اے میرے رب! اِس کا بیٹا نہیں
بلکہ میرا بیٹا مارا جائے۔

اِسی طرح ایک اور جگہ ہمارے آدمی گئے تو ایک اور عورت کہ وہ بھی زمیندار طبقہ میں سے نہیں تھی بلکہ اُن لوگوں میں سے تھی جنہیں زمیندار حقارت کیساتھ "کمیں" کہا کرتے ہیں۔ اُس نے بھی اپنی قربانی کا نہایت شاندار نمونہ دکھایا۔ اُس کے دو بیٹے اور دو پوتے تھے۔ جب ہمارے آدمی گئے اور انہوں نے بتایا کہ پاکستان کی حفاظت کے لئے فوج میں بھرتی ہونا چاہیئے تم بھی اپنی اولاد میں سے کسی کو پیش کرو تاکہ اُسے فوج میں بھجوایا جائے۔ تو وہ اُسوقت باہر کھڑی کام کر رہی تھی اُس نے وہیں سے کھڑے کھڑے اپنے چاروں لڑکوں اور پوتوں کو آواز دی اور ہمارے مبلغ سے کہا۔ یہ میرے دو لڑکے اور دو پوتے ہیں۔ اِن چاروں کو اپنے ساتھ لیجاؤ۔ پھر اُس نے اپنے لڑکوں اور پوتوں سے کہا۔

"دیکھو! مَیں گھر میں نہیں گھسوں گی جبتک
تم یہاں سے چلے نہ جاؤ"

جب ہمارے آدمی نے کہا کہ اِس وقت چاروں کی ضرورت نہیں بلکہ صرف ایک نوجوان چاہیئے۔ تو اُس نے کہا مَیں تو چاروں بھجوانے کے لئے تیار ہوں۔ آخر اصرار کر کے اُس سے کہا کہ دو تو لے جاؤ۔ چنانچہ ایک کی بجائے اُس نے دو نوجوان پیش کئے اور وہ خوشی خوشی چلے گئے۔

یہ وہ رُوح ہے جو حقیقی رُوح ہوتی ہے۔ اور جس کے ذریعہ سے دُنیا میں قومیں بڑھا کرتی ہیں۔ وہ دن گئے جب انگریز اِس مُلک کے حاکم تھے۔ اُسوقت جب کوئی حملہ کرتا تو ہم انگریزوں سے کہہ سکتے تھے کہ تم جاؤ اور مقابلہ کرو کیونکہ یہ تمہارا مُلک ہے ہمارا نہیں۔ مگر اب یہ ہمارا مُلک ہے اور ہمیں ہی دشمن کے مقابلہ کے لئے تیار ہونا پڑے گا۔ مَیں نہیں وہ بات نہیں کہتا جو مَیں نے نہیں کی۔ میرے جتنے جوان بچے پاکستان میں ہیں اُن میں سے سوائے دو کے جو کالج میں پڑھتے ہیں (اور وہ بھی بعد میں ہو گئے ہیں) باقی سب فوجی خدمت کر آئے ہیں۔ اور مَیں تو سمجھتا ہوں وہ مقاصد جو ہمارے سامنے ہیں بغیر قربانی کے حاصل ہی نہیں ہو سکتے۔ ہم نے تو دُنیا کو فتح کرنا ہے اور دُنیا کی فتح بغیر قربانیوں کے نہیں ہو سکتی۔ بے شک یہ فتح قلوب کی فتح ہے مگر قلوب کی فتح بھی بغیر قربانی کے نہیں ہو سکتی۔ لوگ سب سے زیادہ قلوب کی فتح پر ہی دشمن ہؤا کرتے ہیں۔ جب تم کسی کے پاس جا کر احمدیت کی تبلیغ کرتی ہو تو تم اُسے دولتِ ایمان دیتی ہو مگر وہ خوش نہیں ہوتا۔ بلکہ تمہارا مقابلہ کرتا ہے اور چاہتا ہے کہ تم بھی دولتِ ایمان سے محروم ہو جاؤ۔ اور تمہیں دُکھ دینا شروع کر دیتا ہے۔ پس مَیں تمہیں تمہارے فرائض کی طرف توجّہ دلاتا ہوں۔ تمہارے مرد بُزدلی دکھا رہے ہیں اور جب اُنہیں بلایا جاتا ہے کہ آگے آؤ تو وہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کئی قسم کے بہانے بنانے لگ جاتے ہیں کبھی کوئی عذر کر دیتے ہیں اور کبھی کوئی - وہ جتنے عذر کرتے ہیں قرآن کریم میں وہ سب کے سب منافقوں کے لکھے ہوئے ہیں - تمہارا کام یہ ہے کہ تم اپنی آئندہ نسلوں کو آزاد بناؤ - تمہارا کام یہ ہے کہ تم اپنے خاوندوں سے کہو کہ یا تو تم دین کے لئے قربانی کرو یا آئندہ ہمارے ساتھ تمہارا کوئی تعلق نہیں ہوگا۔ تمہارے لئے تلوار پکڑ کر جہاد کرنے کا موقع تو بہت کم آتا ہے - تمہارا جہاد یہی ہے کہ تم اپنے خاوند، اپنے باپ، اپنے بھائیوں اور اپنے بیٹوں سے کہو کہ اگر تم لڑائی کے لئے تیار نہیں ہو گے تو ہم تمہارے ساتھ کوئی تعلق نہیں رکھیں گی۔

حضرت عمرؓ کے زمانہ کا واقعہ ہے - ہندہ جو ساری عمر رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ لڑتی رہی تھی فتح مکہ کے وقت مسلمان ہو گئی تھی ایک لڑائی میں ہندہ کا خاوند ابوسفیان اور اس کا بیٹا معاویہ دونوں شامل ہوئے - دشمن نے ایسا شدید حملہ کیا کہ مسلمان اُن کے مقابلہ کی تاب نہ لا کر میدان جنگ سے بھاگ نکلے - جب ہندہ نے دیکھا کہ مسلمان واپس بھاگے چلے آ رہے ہیں تو اس نے عورتوں سے کہا - دیکھو مسلمان اس وقت بھاگتے آ رہے ہیں آؤ ہم انہیں روکیں - یہ کہہ کر انہوں نے خیموں کے بانس پکڑ لئے اور ان کے اونٹوں اور گھوڑوں کو چوبیں مار مار کر کہا کہ تم ابھی واپس جاؤ یا یہاں بیٹھ کہ ہماری جگہ [illegible] ہم خود دشمن سے لڑنے چلی جائیں گی -

ابوسفیان کا ایک مشہور تاریخی فقرہ ہے جو اس موقع پر اُس نے کہا - اُس نے اپنے بیٹے معاویہؓ کی طرف دیکھا اور کہا - معاویہؓ! گھوڑوں کے رُخ پھیر دو - دشمن کی مار اتنی تکلیف دہ نہیں جتنی عورتوں کی یہ باتیں ہمارے لئے تکلیف دہ ہیں - چنانچہ پھر وہ واپس لوٹے اور انہوں نے دشمن پر فتح حاصل کی -

پس میں تمہیں متنبہ کرتا ہوں کہ تمہارے مرد اس امتحان میں فیل ہو رہے ہیں - وہ لڑائی پر جانے سے ڈرتے اور گھبراتے ہیں - اس میں کوئی شبہ نہیں کہ قربانی کرنے والے لوگ بھی پائے جاتے ہیں مگر ایک کافی تعداد اُن لوگوں کی ہے جو اس میدان میں قدم رکھنے سے ہچکچاتے ہیں - تم یہ سن کر حیران ہو گی کہ لاہور شہر جس میں پانچ ہزار احمدی رہتے ہیں - اُس شہر میں سے باوجود بار بار توجہ دلانے کے اور باوجود اس کے کہ میں خود اُن میں موجود تھا اور انہیں توجہ دلاتا رہا ایک سال میں ایک آدمی بھی فوج میں نہیں گیا - اس کے مقابلہ میں میرے ایک گھر میں سے میرے سات لڑکے جا چکے ہیں - ایک قادیان میں بیٹھا ہے جو ہندوستانی باشندہ ہے اور شرعاً اور قانوناً حکومت ہند کا وفادار ہے - دو کالج میں پڑھ رہے ہیں اور باقی سب چھوٹے ہیں - گویا جتنے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جا سکتے تھے وہ سب کے سب جا چکے ہیں مگر لاہور کے پانچ ہزار احمدیوں میں سے ایک بھی نہیں گیا یہی حال اور شہروں کا ہے مثلاً گجرات، سیالکوٹ وغیرہ ان میں سے بہت سے علاقے ہیں کہ جو انگریز کے وقت میں پیسوں کی خاطر خوب فوجی خدمت کرتے تھے مگر اب پاکستان بننے پر وہ اس طرح خدمت نہیں کرتے۔ شاید اس لئے کہ اب وہ تنخواہیں اور آرام نہیں ملتا۔

جیسا کہ میں نے بتایا ہے زیادہ تر وہ لوگ قربانی کر رہے ہیں جو غیر زمیندار ہیں اور جن کے متعلق زمیندار حقارت کے ساتھ یہ کہا کرتے ہیں کہ یہ لوگ لڑنا نہیں جانتے، لڑنا جانتے ہیں تو ہم جانتے ہیں۔ مگر قربانی کے میدان میں وہی لوگ اپنی جانوں کو پیش کر رہے ہیں۔

دیکھو ایک دن دنیا میں اسلام نے غالب آنا ہے۔ ایک دن دنیا میں احمدیت نے غالب آنا ہے یہ لوگ جو کبھی پچاس پچاس اور ساٹھ ساٹھ روپیہ پر نوکریاں کرتے پھرتے تھے، جو جمعدار اور صوبیدار بن کر اترائے پھرتے تھے آج دین کے لئے خدا تعالیٰ کی طرف سے آواز بلند ہو تو قربانی کرنے سے ہچکچاتے اور رکتے ہیں یہ اور ان کی آئندہ نسلیں اُن لوگوں کی غلام بن کر رہیں گی جنہیں آج تم حقارت کے ساتھ کمیں اور ذلیل لوگ کہتے ہو اور جن کا نام آنے پر تم ہنستے اور تکبر کے ساتھ کہتے ہو کہ ہمارے مقابلہ میں ان کی کیا حیثیت ہے۔ آج بیشک تم ان پر ہنس لو لیکن زمانہ یکساں نہیں رہے گا۔ اگر تم نے اپنی اصلاح کی کوشش نہ کی تو یاد رکھو یہ لوہار اور ترکھان ایک دن تمہارے افسر ہوں گے۔ تم پر حکومت کریں گے۔ تمہارے بادشاہ اور حکمران ہوں گے اور سلسلہ دیکھے گا۔ احمدیت دیکھے گی کہ تم ان کے غلام بنا کر رکھے جاؤ گے۔ تمہاری لڑکیاں ان کی لونڈیاں بنا کر رکھی جائیں گی اور تمہاری چوہدراہٹیں ساری کی ساری نکال کر رکھ دی جائیں گی۔ یہ لوہار اور ترکھان ایک دن بادشاہ ہوں گے کیونکہ انہوں نے خدا تعالیٰ کی آواز پر لبیک کہا اور تم جنہیں اپنی چوہدراہٹوں پر ناز ہے ان کے غلام بن کر رہو گے تم اس حقیقت کو سمجھو یا نہ سمجھو لیکن میں تمہیں وقت سے بہت پہلے ہوشیار کر دیتا ہوں۔ میں اس دنیا میں نہیں ہوں گا لیکن میری آواز اس دنیا میں ہوگی اور جس چیز کے ساتھ میں محبت رکھتا ہوں یعنی اسلام اور احمدیت وہ دنیا میں موجود ہوگی۔ اس وقت احمدیت بادشاہ ہوگی۔ اسلام کی دنیا پر حکومت ہوگی اور یقیناً اگر تم نے اپنی اصلاح نہ کی تو احمدیت کی جوتیوں کی ایڑیوں کے نیچے تمہاری چوہدراہٹیں کچل کر رکھ دی جائیں گی اور جن کو تم کمیں اور ذلیل کہتے ہو یہ شہزادے ہوں گے یہ بادشاہ ہوں گے اور تم ذلیل اور مقہور غلاموں کی طرح ان کے سامنے اپنی زندگی بسر کرو گے۔

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک دفعہ صحابہؓ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نے پوچھا کہ یا رسول اللہ! بڑے کون ہیں؟ آپ نے فرمایا وہی بڑے ہیں جو جاہلیت میں بڑے تھے۔ بشرطیکہ وہ دین کے لئے قربانیاں کریں۔ میں بھی تمہاری بڑائی کو مٹانا نہیں چاہتا بشرطیکہ تم دین کے لئے قربانیاں کرو۔ لیکن اگر تم یہ گندہ نمونہ دکھاؤ گے کہ پچاس پچاس اور سو سو روپیہ کا فرد ان سے لے کر تو تم اپنی جانیں قربان کرنے کے لئے تیار ہو جاتے تھے لیکن خدا اور اس کے دیئے ہوئے ملک کی خاطر جو اس نے مسلمانوں کو دیا ہے قربان نہیں کرو گے تو تم کو ذلیل کیا جائے گا، تم کو رسوا کیا جائے گا۔ تمہارا نام و نشان تک مٹا دیا جائیگا۔ وہ جن سے آج تم گوبر اٹھواتے ہو ان کی لڑکیوں کی ڈولیاں تمہارے چوہدری اٹھائیں گے اور ان کے گھروں کا گوبر تمہارے بڑے بڑے چوہدری اٹھایا کریں گے۔ کیونکہ احمدیت کی حکومت ہوگی۔ اور جس کو احمدیت اونچا کرے گی وہی اونچا ہوگا۔ دوسرا کوئی نہیں ہوگا۔

رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں مکہ کے رؤسا نے آپ کی بڑی بڑی مخالفتیں کیں اور آپ کو سخت دکھ دیئے مگر غلاموں نے آپ کی اطاعت کی اور وہ آپ پر صدق دل سے ایمان لے آئے۔ اور پھر ایمان لانے کے بعد انہوں نے بڑی بڑی قربانیاں کیں۔ بلالؓ جو ایک غلام تھے جب ایمان لائے تو ان کا آقا انہیں رسی سے باندھ کر لڑکوں کے حوالے کر دیتا اور وہ سارا دن انہیں دھوپ میں مکہ کی گلیوں میں گھسیٹتے پھرتے جن میں بڑے بڑے کھنگر پڑے ہوتے تھے۔ اور پھر انہیں مار مار کر کہتے کہ کہو خدا ایک نہیں بلکہ لات اور منات اور عزیٰ بھی خدا ہیں۔ مگر وہ خدا کا شیر ان تمام ظلموں کو برداشت کرتا اور جب وہ اس کے سینہ پر اپنی جوتیوں سمیت ناچتے ہوئے کہتے کہ کہو خدا ایک نہیں تو وہ نیچے سے جواب دیتا کہ

اسھد ان لا الٰہ الا اللہ

بلالؓ چونکہ حبشی تھے اس لئے وہ شین نہیں بول سکتے تھے۔ لوگ اسھد کا لفظ سنتے تو ہنس پڑتے۔ مگر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے کہ تم لوگ سنتے ہو کہ بلالؓ اشھد کی جگہ اسھد کہتا ہے اور تم اس پر ہنستے ہو مگر آسمان پر بیٹھا ہوا خدا اس اسھد کو اتنا پسند کرتا ہے کہ تمہارا ہزار اشھد کہنا بھی اس کے مقابلہ میں کوئی حقیقت نہیں رکھتا۔

یہ تکالیف تھیں جو بلالؓ کو پہنچائی گئیں مگر جانتے ہو جب مکہ فتح ہوا تو وہ بلالؓ حبشی غلام جس کے سینہ پر مکہ کے بڑے بڑے افسر ناچا کرتے تھے اس کو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا عزت دی اور کس طرح اس کا کفار سے انتقام لیا۔ جب مکہ فتح ہوا تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بلالؓ کے ہاتھ میں ایک جھنڈا دے دیا اور اعلان کر دیا کہ اے مکہ کے سردارو! اگر تم اپنی جانیں بچانا چاہتے ہو تو

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بلال رضؓ کے جھنڈے کے نیچے آکر کھڑے ہو جاؤ۔ گویا وہ بلالؓ جسکے سینہ پر مکہ کے بڑے بڑے سردار ناچا کرتے تھے اُس کے متعلق رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مکہ والوں کو بتایا کہ آج تمہاری جانیں اگر بچ سکتی ہیں تو اس کی یہی صورت ہے کہ تم بلالؓ کی غلامی میں آجاؤ۔ حالانکہ بلالؓ غلام تھا اور وہ چوہدری تھے۔

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد حضرت عمرؓ جو آدھی دنیا کے مالک بن چکے تھے ایک دفعہ حج کے لئے مکہ پہنچے۔ نماز کے بعد آپؓ کو مبارکباد دینے کے لئے شہر کے بڑے بڑے رؤسا جو مکہ پر حکومت کیا کرتے تھے اور جن کے دربار میں حضرت عمرؓ کا باپ بھی ادب سے بیٹھا کرتا تھا آنے شروع ہوئے۔ جب وہ آئے تو حضرت عمرؓ نے اُن کو عزت اور احترام کے ساتھ بٹھایا اور اُن سے محبت اور پیار کے ساتھ باتیں شروع کیں۔ وہ سات یا آٹھ آدمی تھے۔ ابھی وہ بیٹھے ہی تھے کہ اتنے میں ایک غلام آیا جو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا صحابی اور ابتدائی زمانہ میں آپؐ پر ایمان لا چکا تھا۔ حضرت عمرؓ نے اُن رؤسا سے فرمایا کہ پیچھے ہٹ جاؤ اور اِن کو جگہ دو۔ وہ پیچھے ہٹ گئے اور اُس غلام کو آگے جگہ دی گئی۔ ابھی وہ بیٹھا ہی تھا کہ اتنے میں ایک دوسرا غلام آگیا۔ معلوم ہوتا ہے اللہ تعالیٰ اُن لوگوں کا امتحان لینا چاہتا تھا۔ حضرت عمرؓ نے پھر اُن سے فرمایا کہ ذرا پیچھے ہٹ جاؤ اور ان کو جگہ دیدو۔ وہ بیٹھا تو اوپر سے تیسرا غلام آگیا۔ حضرت عمرؓ نے پھر اُن سے فرمایا کہ ذرا پیچھے ہٹ جاؤ اور اُن کو جگہ دو۔ اسی طرح یکے بعد دیگرے غلام آتے چلے گئے اور حضرت عمرؓ ہر غلام کے آنے پر یہی فرماتے کہ ذرا پیچھے ہٹ جاؤ اور اِن کو جگہ دو۔ یہاں تک کہ پیچھے ہٹتے ہٹتے وہ شہر کے رئیس جوتیوں میں جا بیٹھے۔ اور عزت کی جگہ پر سب غلام بٹھالئے گئے۔ یہ دیکھ کر وہ لڑکے مجلس سے اُٹھ گئے اور انہوں نے باہر جا کر ایک دوسرے سے کہا۔ دیکھا آج ہمارے ساتھ کیا ہوا۔ آج ہماری وہ ذلت کی گئی ہے کہ جس کا ہمیں وہم اور گمان تک نہ تھا۔ ہمارے زرخرید غلام جن کا کام ہماری جوتیاں صاف کرنا اور ہمارے گھروں میں پانی بھرنا تھا اُن کو اگلی صفوں میں جگہ دی گئی اور ہمیں جوتیوں میں بٹھایا گیا۔ اُن نوجوانوں میں سے ایک زیادہ عقلمند تھا اُس نے کہا۔

"تمہیں پتہ ہے تمہارے ساتھ یہ سلوک کیوں کیا گیا۔ یہ نتیجہ ہے ہمارے افعال کا۔ جب خدا کے رسولؐ نے مکہ میں دعویٰ کیا تو یہ غلام ہی تھے جنہوں نے آمنا و صدقنا کہا اور آپؐ کی تائید کے لئے کھڑے ہو گئے۔ لیکن ہمارے باپ دادا نے آپؐ کی مخالفت کی۔ پس آج جو کچھ ہوا ہے یہ اُسی قصور کی پاداش ہے جو

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہمارے باپ دادا سے سرزد ہوا۔"

اُنہوں نے کہا ہم مانتے ہیں کہ ہمارے باپ دادا سے یہ قصور ہوا مگر آخر اس کے ازالہ کا بھی کوئی طریق ہونا چاہیئے۔ اُس نے کہا چلو یہی بات حضرت عمرؓ سے پوچھیں۔

حضرت عمرؓ کے خاندان کے سپرد لوگوں کے نسب ناموں کو یاد رکھنا تھا۔ یہ کام گو ہمارے ملک میں میراثیوں کے سپرد ہوتا ہے مگر عربوں اور دوسری آزاد قوموں میں یہ نہایت ہی معزز کام سمجھا جاتا تھا اور ہے۔ پس چونکہ حضرت عمرؓ اُس خاندان میں سے تھے جو انساب کو جانتا تھا اسلئے جب وہ نوجوان حضرت عمرؓ کے پاس گئے اور کہا کہ ہم آپ کے پاس ایک سوال لے کر آئے ہیں۔ حضرت عمرؓ نے کہا میں نے آپ لوگوں کی بات کو سمجھ لیا ہے اور میں جانتا ہوں کہ آپ کو اِس سلوک سے بہت تکلیف پہنچی ہے۔ اور میں یہ بھی جانتا ہوں کہ آپ لوگوں کے باپ دادا بڑی بڑی عزتوں کے مالک تھے مگر میں مجبور تھا۔ یہ وہ لوگ تھے جن کو رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی مجلس میں عزت دی جاتی تھی اور جن کو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی مجلس میں عزت دی جاتی تھی میں اُنکو کس طرح پیچھے بٹھا سکتا تھا۔ انہوں نے کہا ہم اس بات کو خوب سمجھ گئے ہیں۔ ہمارا سوال صرف اتنا ہے کہ جو کچھ ہمارے باپ دادا سے ظلم ہوچکا ہے اس کے ہوتے ہوئے کیا کوئی صورت ایسی بھی ہے جس سے یہ کلنک کا ٹیکہ ہمارے ماتھے سے دور ہوسکے۔ حضرت عمرؓ کو اس سوال پر اُن کے باپ دادا کی شان وشوکت یاد آگئی آنکھوں میں آنسو بھر آئے۔ آواز بھرا گئی۔ زبان سے جواب دینے کی سکت نہ رہی۔ صرف ہاتھ سے شام کی طرف اشارہ کیا اور خاموش ہوگئے۔ مطلب یہ تھا کہ شام میں عیسائیوں سے جنگ ہو رہی ہے اگر تم اس جنگ میں شامل ہو کر اپنی جانیں دیدو تو یہ کلنک کا ٹیکہ تمہارے ماتھے سے دور ہوجائیگا اُنہوں نے یہ جواب سُنا تو اُسی وقت اُٹھ کھڑے ہوئے اور اپنی سواریوں پر زین کسی اور اس جنگ میں شامل ہونے کے لئے شام چلے گئے۔ اور تاریخیں بتاتی ہیں کہ وہ سارے کے سارے اس جنگ میں مارے گئے۔ ان میں سے ایک بھی زندہ واپس نہیں آیا۔ پس یاد رکھو کہ آئندہ صرف چندوں سے کام نہیں چلے گا۔ چندے بھی چلیں گے اور جان کی قربانی بھی چلے گی اور وہی قومیں عزت پائیں گی جو ان قربانیوں میں حصہ لیں گی۔

میں نے تم کو وقت پر ہوشیار کر دیا ہے۔ خواہ اس وقت تم میری بات کو سمجھو یا نہ سمجھو۔ جس وقت انسان کے پاس دولت ہوتی ہے اُس کے دماغ میں غرور ہوتا ہے اور وہ دوسرے کی بات کو حقارت کے ساتھ رد کر دیتا ہے۔ مکہ والوں کے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دماغ میں بھی یہی غرور تھا جس کی وجہ سے انہوں نے نقصان اٹھایا۔ تم بھی کہو گے کہ ہماری حکومت دائمی ہے۔ لیکن میں دیکھتا ہوں اور خدائی آنکھوں سے دیکھ رہا ہوں کہ تم میں سے وہ جن کی اصلاح نہیں ہوگی وہ ذلیل کئے جائیں گے، وہ مٹا دیئے جائیں گے، وہ تباہ اور برباد کر دیئے جائینگے۔ پس جاؤ اور اپنے مردوں اور بچوں کی اصلاح کرو۔ جاؤ اور ان میں قربانی کا مادہ پیدا کرو۔ اگر نہیں کرو گی تو تم اس کا عبرت ناک انجام دیکھو گی۔ اولادیں اس لئے ہوا کرتی ہیں کہ وہ سکھ کا موجب بنیں۔ مگر ایسی اولادیں سکھ کا موجب نہیں بلکہ ذلت کا موجب ہونگی۔ خاندان کی ترقی کا موجب نہیں بلکہ تنزل کا موجب ہوں گی۔

پس اپنی اصلاح کرو اور صحابیاتؓ کا نمونہ اپنے سامنے رکھو۔ اگر تمہارے خاوند اور بیٹے اور بھائی اور دوسرے رشتہ دار خدا تعالیٰ کی راہ میں مارے گئے تو وہ ابدی زندگی پائینگے اور اگر جی چرائیں گے تو جیسا کہ میں نے بتایا ہے ذلت تمہارے سامنے کھڑی ہے۔ اور وہ بہرحال تمہیں قبول کرنی پڑے گی۔ لیکن اس وقت اللہ تعالےٰ نے تمہاری ذلت کو دور کرنے کا سامان پیدا کر دیا ہے۔ دوسروں نے وہ روحانی لذت حاصل نہیں کی جو تم نے حاصل کی ہے۔ تم نے خدا تعالےٰ کے تازہ بتازہ معجزات دیکھے ہیں۔ تم نے خدا تعالےٰ کے کئی نشانات اپنی آنکھوں سے دیکھے ہیں۔ تم نے خدا تعالےٰ کی آیات بینات کا مشاہدہ کیا ہے۔ اگر اس کے بعد بھی تم نے اپنی اصلاح نہ کی اور تم نے اپنی اولادوں کو گرتے دیکھا تو یہ تمہاری قسمت۔ لیکن اگر تم اپنے خاوندوں، اپنے باپوں، اپنے بھائیوں اور اپنے بیٹوں کی اصلاح کر لو تو یقیناً تم بھی وہی ثواب پاؤ گی جو وہ پائیں گے۔ تم حفاظت ملک کی لڑائی میں خود نہیں جاؤ گی۔ جائے گا تمہارا باپ یا تمہارا خاوند جائے گا۔ یا تمہارا بھائی جائے گا یا تمہارا بیٹا جائے گا۔ لیکن تمہاری تعلیم کے ماتحت جو تمہارے بیٹے بہادری دکھلائیں گے، جو تمہارے بھائی بہادری دکھلائیں گے، جو تمہارے باپ بہادری دکھلائینگے جو تمہارے خاوند بہادری دکھلائیں گے ان کو جو کچھ ثواب ملے گا اتنا ہی ثواب خدا تعالےٰ کی درگاہ میں تمہاری نسبت بھی لکھا جائیگا۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں الدال علی الخیر کفاعلہٖ۔ جو شخص کسی دوسرے کو نیکی کی تحریک کرتا ہے اسے اتنا ہی ثواب ملتا ہے جتنا خود نیکی کرنے والے کو ملتا ہے۔ جو شخص جہاد کے لئے جاتا یا ملک کی عزت کیلئے لڑتا ہے جو کچھ ثواب اس کو ملتا ہے وہی اسکو

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بھی ملتا ہے جو اُس کے دل میں نیک تحریک پیدا کرتا ہے - پس موجودہ تکلیفیں جو قادیان کو چھوڑنے کی وجہ سے پیدا ہوئی ہیں اُن کو بھول جاؤ - اپنے عزائم کو بلند کرو اور اپنی اولادوں میں جرأت اور بہادری پیدا کرو - اگر تم اُن میں جرأت اور بہادری پیدا کروگی تو وہی عزت پاؤگی جو صحابیاتؓ نے پائی اور تمہارے نام بھی قیامت تک عزت کیساتھ یاد رکھے جائیں گے لیکن اگر تم ایسا نہیں کروگی تو تم اور تمہارے خاندان ذلیل کئے جائیں گے اور دُنیا کی کوئی طاقت اِس کو بدل نہیں سکتی - خدا تعالیٰ تم کو اور ہم کو اِس عذاب سے بچائے +

رپورٹ جلسہ ماہانہ لجنہ اماء اللہ احمد نگر

مورخہ ۲۹ر اپریل سنہ ۱۹۵۰ء "بیت العطاء" میں لجنہ اماء اللہ احمد نگر کا ماہانہ جلسہ زیر صدارت محترمہ نصیرہ نزہت صاحبہ منعقد ہوا - جس میں مرکز کی طرف سے تین ممبرات شامل ہوئیں -
(۱) نصیرہ نزہت صاحبہ (۲) مبارکہ بیگم صاحبہ (۳) امۃ اللہ خورشید صاحبہ -

تلاوتِ قرآن کریم کے بعد محترمہ نفیسہ اختر صاحبہ نے وفاتِ مسیح پر مضمون پڑھا - پھر محترمہ امۃ المجید صاحبہ (غیر احمدی خاتون) نے کفایت شعاری پر مضمون سُنایا - اور دورانِ جلسہ میں رسالہ "مصباح" سے بھی مضامین پڑھ کر سُنائے گئے - پھر مبارکہ بیگم صاحبہ نے "دُعا کی حقیقت" - امۃ اللہ خورشید صاحبہ نے "پیدائش انسانی کا حقیقی مقصد" اور محترمہ نصیرہ نزہت صاحبہ نے "اسلام کی ابتدائی ترقی و اشاعت" کے عنوانات پر تقاریر فرمائیں - سب سے آخر میں صاحبِ صدر لجنہ اماء اللہ احمد نگر محترمہ اُمّ عطاء صاحبہ نے تمام آنیوالی خواتین کا شکریہ ادا کر کے دُعا کے بعد جلسہ برخاست کیا +

سیکرٹری لجنہ اماء اللہ
احمد نگر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

محبوب وطن سے!

(محترمہ صاحبزادی ناصرہ بیگم صاحبہ سلمہا اللہ تعالیٰ)

مَیں افسردہ و اُداس ہوں اور میری رُوح بیکل۔ میرا دل ماہیٔ بے آب کی طرح تڑپ اُٹھتا ہے۔ مچلتا ہے۔ یہ سب کچھ کیوں؟ اتنی بیقراری کس لئے؟ وہ کیا بات ہے جو اس کو اتنا مضطرب اور حزیں بنائے ہوئے ہے۔ یہ یاد ہے ہاں یاد ہے میرے محبوب وطن! تیری مقدس و پاک سرزمین کی جس کے نُور سے ہماری رُوحیں منوّر اور جس کے پرتَو سے ہمارے دل روشن تھے۔

یوں تو ہر ایک کو اپنا وطن پیارا ہوتا ہے مگر تُو تو ہم کو بہت ہی زیادہ پیارا ہے۔ کیوں نہ ہو تُو ہمارا مقدس مرکز اور ہمارے محبوب آقا کا مولد و مسکن اور پھر آخری آرامگاہ بھی تو ہے۔ مجھے وہ دن کبھی نہ بھولے گا جب میرے رب کا نہ ٹلنے والا حکم پہنچ چکا تھا۔ یعنی ہمیں تیری محترم بستی سے ایک نہ معلوم عرصہ کے لئے جدا ہونے کا حکم آگیا تھا۔ گو ہم اس کی رضا پر شاکر تھے مگر پھر بھی ہمارے دل خون کے آنسو رو رہے تھے۔ اور اس کے ساتھ ہی تیرہ سو برس کا وہ واقعہ بھی ہمیں اپنی یاد دلا رہا تھا جبکہ ہمارا محبوبؐ، ہمارا پیارا آقا اسی طرح اپنے مقدس وطن سے نکلا تھا۔ ہاں اُس وطن سے جس کی ایک منٹ کی جُدائی بھی اُس پر گراں تھی۔

تجھ سے جدا ہوئے قریباً تین برس۔ ہاں یہ طویل اور تھکا دینے والے تین برس گزر چکے ہیں۔ مگر تیری یاد کو یہ زمانہ بھُلا نہیں سکا۔ بلکہ اس نے تو اِس یاد کو اور بھی تیز کر دیا ہے۔ کہتے ہیں امتدادِ زمانہ یادوں کو کم کر دیتی ہے۔ مگر تیرے لئے یہ مقولہ غلط ہے بلکہ جوں جوں وقت گزرتا چلا جا رہا ہے توں توں تیری یاد زیادہ ہو رہی ہے اور تیرے حصول کی تمنا پہلے سے بھی بڑھ کر میرے دماغ پر چھائی ہے۔ تو ہمارا ہے اور انشاء اللہ ہمارا ہی رہے گا۔ یہ ایک عارضی جُدائی ہے جو خدا تعالےٰ کی مبرم تقدیر نے ہم میں لا ڈالی۔

میرے دار الامان! تُو حقیقت میں امان کی جگہ تھا۔ جو سکون و امان تجھ میں حاصل تھا وہ کہیں اَور نہ پایا۔ آہ اسی سکون کو دل ڈھونڈتا ہے مگر نہیں پاتا۔

تجھ سے جُدائی کے پندرہ دن بھی کتنے شاق

Digitized by Khilafat Library Rabwah

گزرتے تھے مگر اب تقدیرِ خداوندی نے معلوم نہیں ہمیں کتنے طویل اور صبر آزما برسوں کے لئے جُدا کر دیا ہے۔ مجھے یاد ہے جب کبھی مَیں تجھ سے جُدا ہوئی ہوں خواہ وہ جُدائی ایک دن کی ہی کیوں نہ ہو میرا دل اس علیحدگی سے بھی بیٹھنے لگتا تھا اور مجھے کس قدر خوشی ہوتی تھی جب مَیں واپس اپنے دھڑکتے ہوئے دل کے ساتھ تیری پاک سرزمین میں داخل ہوتی تھی۔

اکثر راتوں کو جب بستر پر لیٹتی ہوں تو تیری یاد میں میری آنکھیں اشکبار ہو جاتی ہیں۔ اس وقت مَیں اپنے مولیٰ کے حضور اپنے بہتے ہوئے آنسوؤں دبی ہوئی سسکیوں اور تڑپتے ہوئے دل کے ساتھ دست بدعا ہوتی ہوں کہ خدایا! تو ہمارا مقدس مرکز ہمیں جلد سے جلد دے کیونکہ اس کی جُدائی ہم پر بہت بھاری ہے۔

ہمیں اُمید ہے کہ ایک نہ ایک دن تو ہماری دُعائیں رنگ لائیں گی اور وہ مجیب الدعوات ہماری دُعاؤں کو سُن کر ہمیں تیری آغوشِ محبت میں لا ڈالیگا جہاں کی فضا ہر وقت نُور برساتی ہے۔ ہاں ہمیں یقین ہے کہ جس طرح ہمارے ربّ کی ہجرت کی تقدیر اٹل تھی اسی طرح تیری طرف واپسی کے متعلق جو بشارات اور وعدے ہیں وہ بھی اٹل ہیں اور ہم جلد یا بدیر یقیناً اپنے محبوب آقا سیّدنا محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرح تجھ میں کامیابی و کامرانی کے ساتھ خدا تعالیٰ کے حضور سجداتِ شکر بجا لاتے ہوئے داخل ہوں گے۔ اے خدا! تُو جلد ایسا کر اور ہماری کوتاہیوں اور غفلتوں کو معاف کرتے ہوئے وہ دن قریب سے قریب کر دے +

اعلانات شعبۂ تعلیم

لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کے زیرِ انتظام ہر تین ماہ کے بعد قرآن کریم کے ایک سپارے باترجمہ کا امتحان ہوا کرے گا۔

اس سلسلہ کا پہلا امتحان جولائی سنہ ۱۹۵۰ء کے آخر میں ہوگا۔ اس کے ساتھ ہی کتاب کا امتحان بھی ہو جایا کرے گا۔ کتاب کا نام اور تاریخ امتحان سے جلدی ہی بذریعہ "مصباح" و "الفضل" اعلان کر دیا جائے گا۔

تمام لجنات کی خدمت میں گذارش ہے کہ وہ اپنی لجنہ میں کوشش کر کے اس تحریک کو پھیلائیں اور امتحان دینے والی بہنوں کی فہرست دفتر لجنہ اماء اللہ میں بھجوائیں۔ والسلام

سیکرٹری شعبہ تعلیم لجنہ اماء اللہ مرکزیہ ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

احادیث نبوی!

(از مقامات النساء)

(۱)

ترجمہ:- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ ایک شخص نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا کہ یارسول اللہ! میری والدہ اچانک فوت ہو گئی ہے۔ میرا خیال ہے کہ اگر اُسے بات کرنے کا موقع ملتا تو وہ ضرور کچھ نہ کچھ صدقہ کرتی۔ اب اگر میں اپنی والدہ کی طرف سے کچھ خیرات کروں تو کیا میری والدہ کو ثواب حاصل ہو گا؟ حضور علیہ السلام نے فرمایا کہ ہاں ضرور ہو گا۔

تشریح:- بعد وفات ماں باپ کے لئے دُعا کے علاوہ اُن کی طرف سے صدقہ دینا انکی مغفرت اور ترقئ درجات کا موجب ہے۔ خصوصاً جب کہ ماں باپ خود بھی اپنی زندگی میں اِس قسم کی نیکی کے عادی رہے ہوں۔ (مسلم)

(۲)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ مجھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کسی اور بیوی پر کبھی اتنی غیرت نہیں آئی جتنی حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا پر آتی تھی۔ حالانکہ مَیں نے اُن کو دیکھا تک نہ تھا۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اکثر اُن کا ذکر فرماتے تھے۔ اور کئی مرتبہ جب کوئی بکری وغیرہ ذبح کرتے تو اُس کے گوشت کے ٹکڑے حضرت خدیجہؓ کی سہیلیوں کی طرف بھجواتے۔ حتّٰی کہ بعض اوقات مَیں بگڑ کر آپؐ سے کہہ دیتی۔ یارسول اللہ! شاید دُنیا میں خدیجہؓ کے سوا اور کوئی عورت ہی نہیں؟ اِس پر حضور علیہ السلام فرماتے۔ دیکھو عائشہ! خدیجہ ایسی تھیں اور ایسی تھیں۔ (یعنی ان کی بعض نیک صفات کا ذکر کر کے مجھے نیکی کی تحریک فرماتے) اور پھر خدا نے مجھے اُن سے اولاد بھی دی۔

تشریح:- نسوانی فطرت کے ماتحت حضرت عائشہؓ کی غیرت اور اُن کا رشک بجا ہے۔ لیکن بات پھر پھر کر ہمارے سیّد و مولیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاقِ کاملہ اور آپؐ کی وفاداری اور قدردان طبیعت پر آکر ختم ہوتی ہے۔ آپؐ نے حضرت عائشہ اور دوسری ازواجِ مطہرات کی خوبیوں کی قدردانی میں کوئی کمی نہیں کی۔ اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ تو اُن کی غیر معمولی خوبیوں کی وجہ سے آپؐ کو خاص محبت تھی۔ لیکن یہ بھی سچ ہے کہ حضرت خدیجہؓ کی محبت

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اور وفاداری کے گہرے نقوش اُن کی موت کے بعد قلبِ محمد صلے اللہ علیہ وسلم پر ہمیشہ اُجاگر رہے۔

(۳)

ترجمہ:۔ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے گھر میں بھی (اپنی خوردسالی کی وجہ سے) گُڑیوں سے کھیلا کرتی تھی۔ اور میری کچھ سہیلیاں تھیں جو میرے ساتھ کھیلا کرتی تھیں۔ جب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اندرون خانہ تشریف لاتے تو یہ لڑکیاں (آپؐ کے رُعب سے) اِدھر اُدھر چھپ جاتیں۔ لیکن آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم میری دلداری کی غرض سے انہیں پھر میرے پاس بھجوا دیتے۔ اور وہ میرے ساتھ پھر کھیلنا شروع کر دیتیں۔

تشریح:۔ اس نمونہ سے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے بیویوں کے جذبات اور رجحانات اور اُن کی عمر کے تقاضوں کا خیال رکھنے کی کیسی لطیف مثال قائم فرمائی ہے۔

تعلیم القرآن کلاس کیلئے ضروری اعلان

امسال بھی انشاء اللہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی منظوری کے بعد لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کی طرف سے رمضان المبارک میں تعلیم القرآن کلاس کا انتظام کیا جا رہا ہے۔ تمام لجنات سے گذارش ہے کہ وہ اس کلاس میں شامل ہونے کے لئے طالبات بھجوائیں۔ اور اگر کسی لجنہ کو شمولیت میں کوئی عذر ہو تو وہ لجنۂ مرکزیہ کے فیصلہ کے مطابق ایک ممبر کا خرچ بھجوا دے۔ کورس مندرجہ ذیل ہے:۔

قرآن مجید:۔ تیسرا اور چوتھا سپارہ معہ مختصر نوٹ ۔ حدیث:۔ اسلامی اخلاق (اسوۂ حسنہ) مؤلفہ حضرت میر محمد اسحٰق صاحبؓ ۔ فقہ احمدیہ:۔ مختصر شرعی مسائل پر نوٹ ۔ سیرۃ و تاریخ:۔ سیرۃ حضرت مسیح موعودؑ تصنیف حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز۔ مختصر نوٹ از سیرۃ خاتم النبیینؐ یا سیرۃ سید الانبیاءؐ۔

کلام:۔ دعوۃ الامیر تصنیف حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ۔ عربی:۔ ابتدائی گرامر، عام بول چال۔ (درجات الادب)

جہانتک ہوسکے ممبرات کاپیاں، کتابیں اپنے ساتھ لانیکی کوشش کریں۔ نہ ملنے کی صورت میں لجنہ مرکزیہ انتظام کریگی۔ اپنے اپنے کھانے کے برتن بھی ہمراہ لائیں۔ جو طالبات پڑھنے کیلئے آئیں اُنکو چاہیئے کہ آنے سے پہلے اطلاع دیں۔ والسلام

سیکرٹری شعبہ تعلیم لجنہ اماء اللہ مرکزیہ ربوہ۔ ضلع جھنگ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہمیں کیا کرنا ہے؟

(از محترمہ امۃ الرشید شوکت صاحبہ)

ہمارا زمانہ تبلیغ و اشاعت کا زمانہ ہے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت کی غرض ہی تکمیل اشاعت تھی۔ آپ سے خدا تعالیٰ کا وعدہ بھی ہے کہ "مَیں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا" "یَاْتُوْنَ مِنْ کُلِّ فَجٍّ عَمِیْقٍ وَیَاْتِیْکَ مِنْ کُلِّ فَجٍّ عَمِیْقٍ"۔ یعنی تیری آواز جو دُنیا کے دُور دراز مُلکوں میں تیرے مبلّغوں کے ذریعہ سے پہنچیگی (جو در اصل تیری ہی آواز ہوگی) اُس کو سُنکر لوگ کثرت سے اسلام میں داخل ہوں گے۔ اور اُنمیں سے جو تیری ملاقات اور زیارت کے لئے آئینگے انکی تعداد بھی اتنی زیادہ ہوگی کہ اُن کے آنے جانے سے راستوں میں گڑھے پڑ جائیں گے۔ ..... یہ سب خدا کی باتیں ہیں۔ خدا کے وعدے ہیں جو اُس نے اپنے مسیح سے کئے۔ اشاعتِ اسلام کی تکمیل کے لئے کئے۔ ایکدن آئیگا کہ یہ وعدے ضرور پُورے ہو کر رہیں گے آسمان و زمین ٹل سکتے ہیں لیکن خدا کے وعدے نہیں ٹل سکتے۔

اب سوال یہ ہے کہ ہم نے اس کے لئے کیا تیاری کی ہے۔ آخر یہ کام خدا تعالےٰ نے بندوں کے ذریعہ سے ہی کرانا ہے۔ ہم اگر تیار نہیں ہوں گے تو وہ دوسروں کو اس کام کے لئے چُن لیگا۔ بیشک فرشتے دین کے راستہ میں جد و جہد کرنے والوں کی تائید و نصرت تو ضرور کرتے ہیں لیکن یہ نہیں ہو سکتا کہ فرشتے آکر لوگوں کی حکومتوں کو بدل دیں اور کافروں کو دُنیا سے نیست و نابود کر کے اسلامی سلطنت قائم کر دیں۔ یہ نہ کبھی پہلے ہوا ہے اور نہ اب ہوگا ..... ہمیشہ خدا تعالےٰ کے بندوں نے ہی اُس سے اور اُس کے فرشتوں سے تائید و نصرت پا کر لوگوں کی اصلاح کی ہے اور اُن کی ذہنیتوں، اُن کے عقائد اور اُن کے اخلاق کو بدلا ہے۔ .....

نبیوں کے سردار، دو جہان کے بادشاہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب مکّہ والوں سے ایک حد تک نا اُمید ہو کر طائف گئے اور اُن کو تبلیغ و تلقین کی لیکن اُنہوں نے اس چشمۂ رحمت سے فائدہ اُٹھانے کی بجائے آپؐ کے جسمِ مبارک کو پتھروں سے زخمی کیا اور شریر لڑکوں کو آپؐ کے پیچھے لگا دیا جو آپؐ پر کنکر پھینکتے تھے اور گالیاں دیتے تھے۔ آپؐ وہاں سے لہولہان ہو کر ایک پہاڑ کے دامن میں سستانے کے لئے بیٹھ گئے۔ فرشتے نے حاضر ہو کر کہا کہ اگر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

آپ حکم دیں تو ان ناہنجار لوگوں کو اس پہاڑ کے ذریعہ سے ہی تباہ کر دیا جائے۔ یہ سن کر حضورؐ کی آنکھوں میں آنسو آ گئے اور کہا کہ اے خدا! اگر یہ ہلاک کر دیئے گئے تو پھر ہدایت کون قبول کریگا۔ اور ان کی ہدایت کے لئے دُعا فرمائی کہ اے خدا! ان کی نسل میں سے ایسے لوگ پیدا کر جو اسلام میں داخل ہوں۔

تو جب سرورِ کائنات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہ کرامؓ کو اسلام کے لئے جدّوجہد اور قربانیاں کرنی پڑیں تو ہم کس طرح بغیر قربانیوں اور جدّوجہد کے کامیابی حاصل کر سکتے ہیں۔

یہ خدا کی فوجوں اور شیطان کی ذریت کی آخری جنگ ہے۔ دشمن بڑی تیاری کے ساتھ اپنے ساز و سامان سے لیس ہو کر ہر قسم کا حربہ اسلام کے خلاف استعمال کر رہا ہے۔ لیکن ہم سب ابھی تک ابتدائی اسباق سیکھنے میں ہی محو ہیں۔ ذمہ دار عہدیدار جھنجھوڑ جھنجھوڑ کر نماز و قرآن مجید کا ترجمہ سیکھنے کے لئے بیدار کرتی ہیں لیکن ہماری بہنوں کی طرف سے وہی فرصت نہ ملنے کا بہانہ پیش کر دیا جاتا ہے حالانکہ انقلاب کے بعد اور موجودہ خطرات کے پیشِ نظر ہر احمدی بہن کے دل میں اتنا جوش تو ضرور پیدا ہو جانا چاہیئے تھا کہ وہ اپنی تعلیمیافتہ بہنوں کے پاس خود جا جا کر قرآن سیکھتیں اور تعلیمیافتہ خواتین میں اتنی استعداد اور قابلیت پیدا ہو جاتی چاہیئے تھی کہ وہ ہر قسم کے مخالفانہ اعتراضات کو بذریعہ دلائل رد کر سکتیں۔ اور لجنات میں بیداری پیدا کر کے اُن کو اُن کی ذمہ داریوں سے آگاہ کرتیں۔ جہاں ابھی تک لجنات قائم نہیں ہو سکیں وہاں کوشش کر کے لجنات قائم کی جاتیں۔ اور مختلف مقامات میں تبلیغی جلسے کروائے جاتے۔ جن میں غیر احمدی مستورات کو بھی مدعو کیا جاتا۔

اب سوچنے اور غور کرنے کا وقت نہیں ہے ہمیں آگے بڑھنا چاہیئے۔ مرد ہم سے بہت آگے نکل چکے ہیں۔ اور جب تک ہم اُن کے دوش بدوش نہیں چلیں گی۔ اُس وقت تک اسلام کی فتح ہم نہیں دیکھ سکتیں۔ تو جب اسلام کی فتح ہماری سُستیوں اور کوتاہیوں کی وجہ سے رُکی ہوئی ہے تو ہمیں یاد رکھنا چاہیئے کہ اگر ہم اِس وقت ہوشیار نہ ہوئیں اور اپنے آپ کو اسلام کے راستہ میں قربان ہونے کے لئے پیش نہ کیا تو خدا تعالیٰ کسی اور کے ذریعہ سے یہ کام کرا لے گا اور آنیوالی نسلیں ہماری مثالیں بطور عبرت کے بیان کریں گی۔ اور ہم دُنیا کے لئے ایک بُرا نمونہ چھوڑ جائیں گی۔ خدا نہ کرے کہ ہم ایسا نمونہ دکھائیں۔ آؤ! ہم اُس دن سے پہلے پہلے اپنی اصلاح کر لیں اور اُن تمام روکوں کو دُور کرتی ہوئیں۔ جو ہمارے راستے میں آتی ہیں میدانِ عمل میں کُود پڑیں۔ کیونکہ ع

ہے عمل میں کامیابی موت میں ہے زندگی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہماری زندگی کا آئندہ پروگرام کیا ہونا چاہیئے اس کے متعلق چند تجاویز عرض خدمت کر رہی ہوں :-

۱- ہم میں سے ہر ماں اور ہر بہن کو اپنا یہ فرض سمجھنا چاہیئے کہ جہاں وہ بحیثیت ماں ہونے کے اپنے بچوں کو اور بحیثیت بہن ہونے کے اپنے بھائیوں کو عقائدِ اسلام سکھا کر ان پر عمل کرائیں وہاں یہ بات بھی اُن کے ذہن نشین کرائیں کہ اُن کی زندگی کا مقصد صرف اور صرف یہی ہے کہ وہ خدا تعالےٰ کے لئے زندہ رہیں اور خدا تعالیٰ کے لئے ہی مریں۔ بے شک یہ منزل بہت کٹھن اور راستہ خطرناک ہے لیکن جو خوش نصیب اِس راستہ کی آفات اور خطرات کا مقابلہ کرتے ہوئے بامراد گزر جاتا ہے اُسکے لئے خدا تعالےٰ کی خوشنودی کا دامن ہر جگہ بچھایا جاتا ہے اور خدا تعالےٰ کی رحمتیں اس کو چاروں طرف سے گھیر لیتی ہیں۔

۲- صحابہ کرامؓ اور مسلمانوں کی بہادری کے واقعات سُنا کر بچوں کے دل میں بہادری کا جذبہ پیدا کریں۔ تا وہ بچے بڑے ہو کر دین کے سچے اور جاں نثار خادم ثابت ہوں اور جو بچے اِس عمر کو پہنچ چکے ہیں کہ وہ دُنیا کا کوئی کام کر سکتے ہیں تو مائیں اور بہنیں ایسے بچوں کو جوش دلا کر مجبور کریں کہ وہ اپنے مذہب اور وطن کی حفاظت کے لئے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشاد کے مطابق محاذِ کشمیر پر جا کر اپنی مردانگی کے جوہر دکھائیں۔ کیونکہ کشمیر بھی پاکستان کیلئے غرناطہ کی طرح بطور آخری چٹان کے ہے۔ اگر اِس مقام پر تمام پاکستان کے چھوٹے بڑے نے اتفاق و اتحاد اور جاں نثاری سے کام لیا تو آئندہ ان کے لئے کامیابی کی اُمید ہے۔ ورنہ بُزدلی اور نااتفاقی کی صورت میں انکا وہی انجام ہوگا جو (خدا نہ کرے) غرناطہ کے مسلمانوں کا ہوا۔ کیونکہ ہمارے دشمن کسی صورت میں بھی اُس وقت کے عیسائی درندوں سے درندگی کا نمونہ دکھلانے میں کم ثابت نہ ہونگے۔ اور ہمیں تو باقیوں کی نسبت دُگنا جوش اور قربانی کرنی چاہیئے۔ کیونکہ کشمیر کی فتح میں ہمارے پیارے پاکستان کے استحکام کا راز مضمر ہے۔

۳- ہماری وہ طالبات جو ابھی تعلیم حاصل کر رہی ہیں یا ایک حد تک وہ تعلیم حاصل کر چکی ہیں "اپنی زندگیاں دین کے لئے وقف کریں"۔ کیونکہ مومن کا دل زبان کی تصدیق کرتا ہے۔ جب ہم میں سے ہر ایک اِس بات کی مُدعی ہے کہ وہ دین کو دُنیا پر مقدم رکھیگی تو حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی اِس تحریک پر کہ "عورتیں اپنی زندگیاں وقف کریں" اگر تمام احمدی خواتین نہیں تو کم از کم پچاس فیصدی خواتین کو تو ضرور

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اپنے آپکو خدمتِ دین کے لئے پیش کرنا چاہیئے تھا اور خطوط کی وہ بھرمار ہونی چاہیئے تھی کہ لجنہ کے دفتر کی کلرک اُن خطوط کو وصول کرتے کرتے تھک جاتی لیکن نتیجہ اس کے برعکس ہے کیا صحابیاتؓ کا یہی نمونہ تھا؟ وہ تو ہر کام میں ایک دوسرے سے بڑھنے کی کوشش کرتی تھیں۔ جب ہمارا یہ دعویٰ ہے کہ ہم اپنا مال و جان خدا تعالےٰ کے لئے قربان کرنے کیلئے تیار ہیں تو اس کا کچھ عملی ثبوت بھی تو ملنا چاہیئے +

تحریک چندہ مسجد ہالینڈ

تمام لجنات کو حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی وہ تحریک جس میں حضور نے احمدی مستورات کے سامنے مسجد ہالینڈ کے چندے کی تحریک فرمائی تھی طبع کروا کر بھیجی گئی جس کے نتیجہ میں مندرجہ ذیل لجنات کی طرف سے وعدے اور وصولی کی اطلاعات موصول ہو چکی ہیں:-

ضلع جھنگ:- ربوہ، لالیاں، گھسیانہ، چنیوٹ ٹاؤن، محلہ گڑھا۔

ضلع لائلپور:- جڑانوالہ، چک ۱۳۴ گ ب، کھتو والی، چک ۶۹ گھسیٹ پورہ، لاٹھیانوالہ، چک ۱۹۴، جنڈانوالہ، ۱۹۵ رکھ، منڈی تاندلیانوالہ۔

ضلع سرگودہا:- سرگودہا، چک ۳۵ جنوبی، چک ۴۶۔

ضلع سیالکوٹ:- سمبڑیال، لیلاں، بدوملہی، بہلولپور، چونڈہ۔

ضلع گوجرانوالہ:- گوجرانوالہ، گجو چک، کھونڈی، کھجو والی، مدرسہ چٹھہ۔

ضلع شاہپور:- بھیرہ۔

ضلع شیخوپورہ:- ننکانہ صاحب، بھوڑو، چک ۱۸۔

ضلع گجرات:- گولیکی، شادیوال خورد، نورنگ، گھیٹر، ادرحمہ۔

ضلع لاہور:- حلقہ سول لائن۔

ضلع ملتان:- ملتان شہر، خانیوال۔

ضلع منٹگمری:- منٹگمری، اوکاڑہ

سندھ:- مسن و باڈہ۔

سرحد:- پشاور شہر، راولپنڈی۔

ہندوستان:- حیدرآباد دکن، بھاگلپور، مظفر نگر، یو-پی، چٹاگانگ +

اُن تمام لجنات کو جنہوں نے ابھی تک حضرت اقدس کی اس آواز پر لبیک نہیں کہا دوبارہ اس اعلان کے ذریعہ تاکید کی جاتی ہے کہ وہ براہ مہربانی جلسہ کر کے اس تحریک کی اہمیت واضح کر کے تمام بہنوں سے وعدے لیکر فہرستیں بھجوائیں اور یہی کوشش کریں کہ کوئی عورت اس ثواب کو حاصل کرنے سے محروم نہ رہ جائے۔ قربانیوں کے مواقع بار بار نہیں آیا کرتے۔ والسلام

سیکرٹری لجنہ اماء اللہ مرکزیہ ربوہ۔ ضلع جھنگ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصیتیں

نوٹ: منظوری سے قبل وصایا اس لئے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو تو دفتر کو اطلاع کرے۔ (سیکرٹری بہشتی مقبرہ)

نمبر ۴۲۳۵: ۔میں امۃ العزیز زوجہ چوہدری محمد عبد اللہ صاحب باجوہ عمر ۲۲ سال ساکن قادیان ۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں ۔ مبلغ ۴۰۰/- روپیہ حق مہر جو کہ وصول کر چکی ہوں ۔ زیورات کانٹے گیارہ ماشے و چھانٹاں اکیس ۲۱ تولے ۔ زمین محلہ دار المسیح میں آٹھ مرلے جو کہ والدین کی طرف سے مجھے ملی ہے ۔ اس مذکورہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتی ہوں ۔ نیز میرے مرنے پر اسکے علاوہ اور بھی جو جائیداد ثابت ہو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی ۔ الامتہ :۔ امۃ العزیز ۔ گواہ شد ۔ عبد الرحمان برادر موصیہ ۔ گواہ شد ۔ محمد عبد اللہ خاوند موصیہ ۔

نمبر ۹۲۱۱: ۔میں غازی احمد ولد مختار صاحب عمر ۵۵ سال ساکن پیرکوٹ ڈاکخانہ حافظ آباد ضلع گوجرانوالہ ۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۲/۹/۴۵ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں ۔ میری جائیداد اس وقت ایک بھینس قیمتی ۲۰۰/- روپیہ ہے ۔ اس پر ۱۰۰/- روپیہ قرضہ ہے ۔ مبلغ ۱۰۰/- روپیہ کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں ۔ اسکے علاوہ ۱۰۰/- روپیہ سالانہ آمد ہے اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں ۔ میرے مرنیکے بعد جس قدر جائیداد اسکے علاوہ ثابت ہوگی اسکے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی ۔ العبد ۔ غازی احمد ۔ گواہ شد ۔ حکیم محمد اسمٰعیل پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ پیرکوٹ ضلع گوجرانوالہ ۔ گواہ شد ۔ خورشید احمد انسپکٹر وصایا ۔

نمبر ۱۳۱۱۳: ۔میں محمد عبد القیوم ولد میاں محمد عالم صاحب عمر ۲۹ سال ساکن راولپنڈی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۳/۲/۴۹ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں کہ میری ماہوار آمد مبلغ ۱۰۰/- روپیہ ہے اور نقد ۱۳۰۰/- روپیہ جمع ہے اور ایک کنال زمین واقعہ ربوہ ضلع جھنگ قیمتی ۲۰۰/- روپیہ ہے مندرجہ بالا رقم اور جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ کرتا ہوں ۔ میری وفات کے بعد میری موجودہ جائیداد کے علاوہ جو میری جائیداد ہوگی اسکے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ہوگی ۔ العبد محمد عبد القیوم ۲۲۲/ج ڈھوک رتہ امرال راولپنڈی گواہ شد محمد عالم امیر جماعت احمدیہ ۔ گواہ شد ۔ عطاء اللہ ایڈووکیٹ ۔

نمبر ۱۳۲۱۹: ۔میں عطاء الرحمن خان ولد محمد افضل خاں صاحب عمر ۲۶ سال ساکن کرشن نگر لاہور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۳/۴/۴۹ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں ۔ مبلغ ۷۰۰/- روپیہ کا بٹالہ انجینیرنگ کمپنی میں حصہ دار ہوں ۔ اسکے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں ۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد مبلغ ۲۴۲/- روپے کا ۱/۱۰ حصہ داخل

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا - اور یہ کہ میری جائیداد
جو بوقت وفات ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک
صدر انجمن احمدیہ قادیان ہو گی - العبد :- عطاء الرحمٰن خان برہام
سٹریٹ مکان ۲۱ گوروتیغ بہادر روڈ کرشن نگر لاہور -
گواہ شد :- سید ولایت شاہ انسپکٹر وصایا - گواہ شد :-
جلال الدین قمر +

نمبر ۱۲۶۴۳ :- میں فیض بخش ولد ملک خدا بخش صاحب
عمر ۳۰ سال ساکن سمرا کہوہ ڈلاہی ڈاکخانہ لودہراں ضلع ملتان
بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۱/۴۹ ۲۲ حسب
ذیل وصیت کرتا ہوں کہ میری جائیداد بھیڑ بکریاں ۸۶
عدد قیمتی -/۲۱۵۰ روپیہ - اونٹنی ایک عدد قیمتی -/۲۵۰ روپیہ
اور گدھی ایک عدد قیمتی -/۳۰ روپیہ ہے - اسکے ۱/۱۰ حصہ کی
وصیت کرتا ہوں - میں تازیست اپنی ششماہی آمدنی
جو ہوگی ۱/۱۰ حصہ اس کا بھی صدر انجمن احمدیہ پاکستان کو ادا
کرتا رہوں گا - نیز میرے مرنے کے وقت جس قدر میری جائیداد
ہوگی اسکے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان
ہوگی - العبد :- فیض بخش ساکن سمرا کہوہ ڈلاہی ڈاکخانہ لودہراں
ضلع ملتان - گواہ شد :- غلام محمد بقلم خود - گواہ شد :-
سید ولایت شاہ انسپکٹر وصایا +

نمبر ۱۲۶۴۴ :- میں محمد صادق ولد محمد بخش صاحب
عمر ۲۰ سال ساکن سمرا کہوہ ڈلاہی ڈاکخانہ لودہراں ضلع
ملتان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۱/۴۹ ۲۲
حسب ذیل وصیت کرتا ہوں - ریوڑ بھیڑاں بکریاں وغیرہ
تعداد ۲۸ عدد ہے قیمتی -/۱۲۶۰ روپیہ ہے - اس کے
۱/۸ حصہ کی وصیت کرتا ہوں - اور میں تازیست اپنی ششماہی
آمد کا ۱/۸ حصہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان کو ادا کرتا رہونگا -
نیز میرے مرنے کے وقت جس قدر میری متروکہ جائداد
ہوگی اس کے ۱/۸ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان
حال ربوہ ہوگی - العبد :- نشان انگوٹھا محمد صادق -
گواہ شد :- سید ولایت شاہ انسپکٹر وصایا - گواہ شد :-
نشان انگوٹھا غلام رسول برادر حقیقی موصی مذکور +

نمبر ۱۲۶۴۶ :- میں سربلند ولد ملک محمد بخش
صاحب عمر ۳۰ سال ساکن سمرا کہوہ ڈلاہی ڈاکخانہ لودہراں
ضلع ملتان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ
۱۱/۴۹ ۲۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں - میری جائداد بھیڑاں
بکریاں تیس ۳۰ عدد قیمتی -/۷۵۰ روپیہ کے ۱/۸ حصہ کی وصیت
کرتا ہوں - اور میں تازیست اپنی ششماہی آمد کا ۱/۸
حصہ خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان کو ادا کرتا رہونگا -
نیز میرے مرنے کے وقت جس قدر میری جائیداد متروکہ
ثابت ہو اسکے ۱/۸ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ربوہ
پاکستان ہوگی - العبد :- نشان انگوٹھا سربلند - گواہ شد :-
غلام محمد بقلم خود - گواہ شد :- سید ولایت شاہ انسپکٹر وصایا +

نمبر ۱۲۶۴۷ :- میں اللہ وسایا ولد ملک نور محمد
صاحب عمر ۲۲ سال ساکن سمرا کہوہ ڈلاہی ڈاکخانہ لودہراں
ضلع ملتان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ
۱۱/۴۹ ۲۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں کہ میری جائداد بھیڑاں
بکریاں بارہ ۱۲ عدد قیمتی -/۳۰۰ روپیہ کے ۱/۹ حصہ کی وصیت
کرتا ہوں - میں تازیست اپنی ششماہی آمدنی جو ہوگی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اس کا ۱/۹ حصّہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان کرتا رہوں گا۔ نیز میرے مرنیکے وقت جس قدر میری متروکہ جائداد ثابت ہو اُس کے ۱/۹ حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان ہوگی۔ العبد:۔ اللہ وسایا بقلم خود۔ گواہ شد:۔ نشان انگوٹھا ملک عزیز احمد۔ گواہ شد:۔ گواہ شد:۔ سیّد ولایت شاہ انسپکٹر وصایا ٭

نمبر ۱۲۶۶۹:۔ مَیں محمد ابراہیم ولد ملک چنڈوڈہ عمر ۶۵ سال ساکن چاہ جتوالہ موضع ٹھنڈا تیم ڈاکخانہ لودہراں ضلع ملتان بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۱/۹/۴۹ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد بارہ بیگہ جدّی زمین اور چوبیس بیگہ خود خرید کردہ ہے۔ تمام قیمتی تقریباً -/۴۰۰۰ روپیہ کے ۱/۱۰ حصّہ کی وصیت کرتا ہوں۔ نیز میرے مرنے کے وقت جس قدر میری متروکہ جائداد ثابت ہو اسکے بھی ۱/۱۰ حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان ہوگی۔ العبد:۔ نشان انگوٹھا ملک محمد ابراہیم۔ گواہ شد:۔ نشان انگوٹھا فرزند حقیقی موصی مذکور۔ گواہ شد:۔ سیّد ولایت شاہ انسپکٹر وصایا ٭

نمبر ۱۲۶۷۳:۔ مَیں سکینہ بیگم زوجہ احمد الدین صاحب ساکن سمرا کھوہ ڈلاہی ڈاکخانہ لودہراں ضلع ملتان بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۲/۹/۴۹ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ کہ میری موجودہ جائداد حق مہر -/۱۰۰ روپیہ اور زیور طلائی لونگ وزنی تین ماشہ قیمتی -/۲۷ روپے ہے۔ اس کے ۱/۱۰ حصّہ کی وصیت کرتی ہوں۔ نیز میرے مرنیکے وقت جس قدر میری متروکہ جائداد ثابت ہو اسکے ۱/۱۰ حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان ہوگی۔ الامۃ:۔ نشان انگوٹھا سکینہ بیگم۔ گواہ شد:۔ نشان انگوٹھا احمد الدین خاوند موصیہ۔ گواہ شد:۔ سیّد ولایت شاہ انسپکٹر وصایا ٭

نمبر ۱۲۶۸۶:۔ مَیں عبد اللطیف ولد مولوی نور محمد صاحب عمر ۲۴ سال ساکن علی پور ڈاکخانہ خاص ضلع مظفر گڑھ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۲/۹/۴۹ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری اس وقت کوئی منقولہ اور غیر منقولہ جائداد نہیں۔ اس وقت ماہوار آمد بذریعہ تجارت تقریباً -/۵۰ روپے ہے۔ مَیں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصّہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان کرتا رہوں گا۔ نیز میرے مرنے کے وقت جس قدر میرا متروکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان ہوگی۔ العبد:۔ عبد اللطیف معرفت مولوی نور محمد صاحب امیر جماعت احمدیہ علی پور ضلع مظفر گڑھ۔ گواہ شد:۔ سیّد ولایت شاہ انسپکٹر وصایا۔ گواہ شد:۔ محمد مستقیم سیکرٹری مال علی پور ٭

نمبر ۱۲۶۸۸:۔ مَیں انوری زوجہ عنایت علی صاحب ساکن علی پور ڈاکخانہ خاص ضلع مظفر گڑھ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۲/۹/۴۸ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائیداد حق مہر -/۵۰۰ روپیہ جو بصورت زیور وصول کر چکی ہوں۔ اس کے ۱/۱۰ حصّہ کی وصیّت بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ کرتی ہوں نیز میرے مرنے کے وقت جس قدر میری متروکہ جائداد ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان ہوگی۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

الامتہ:۔ نشان انگوٹھا قوری - گواہ شد:۔ عنایت علی بقلم خود خاوند موصیہ - گواہ شد:۔ سید ولایت شاہ انسپکٹر وصایا ؛

نمبر ۱۲۶۹۰ :۔ میں غلام محمد ولد کرم شاہ صاحب عمر ۵۰ سال ساکن علی پور ڈاکخانہ خاص ضلع مظفر گڑھ - بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۳۰/۱۱/۴۹ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں کہ میری جائیداد موضع باڑیوالی ضلع لدھیانہ میں چار بیگہ اراضی اور ایک مکان مع بیٹھک تھا جو کہ اب پیچھے جا چکے ہیں - اور اب ایک ایکڑ اراضی پاکستان میں میرے نام الاٹ ہوئی ہے اور ایک بیل قیمتی -/۳۰۰ روپیہ اور ایک بھینس نصف قیمتی -/۱۰۰ روپیہ اور نقد مبلغ -/۱۰۰ روپیہ ہے - زمین کی آمد اور جائیداد متذکرہ بالا کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتا ہوں - نیز میرے مرنے کے وقت جس قدر میری متروکہ جائیداد ثابت ہوگی - اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان ہوگی ۔ العبد:۔ غلام محمد معرفت مولوی نور محمد صاحب پنشنر اور سیر نہر علی پور ضلع مظفر گڑھ گواہ شد:۔ جان محمد پسر غلام محمد - گواہ شد:۔ سید ولایت شاہ انسپکٹر وصایا ؛

نمبر ۱۲۶۹۳ :۔ میں عابدہ خانم زوجہ عبد اللطیف خان صاحب عمر ۲۲ سال ساکن علی پور ڈاکخانہ خاص ضلع مظفر گڑھ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۱۲/۳/۴۹ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں - زیور طلائی ۴ تولہ قیمتی -/۵۴۰ روپے اور حق مہر -/۵۰۰ روپیہ ہے - مذکورہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتی ہوں - نیز میرے مرنے کے وقت جس قدر میری جائیداد متروکہ ثابت ہو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان ہوگی - الامتہ:۔ عابدہ خانم بقلم خود - گواہ شد:۔ عبد اللطیف خان خاوند موصیہ - گواہ شد:۔ سید ولایت شاہ انسپکٹر وصایا ؛

نمبر ۱۲۶۹۵ :۔ میں سردار بلوچ خان ولد اللہ دسایا خان صاحب عمر ۷۰ سال ساکن ٹبی ارائیاں ڈاکخانہ علی پور ضلع مظفر گڑھ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں - جدی جائداد چار ایکڑ زمین قیمتی -/۱۶۰۰ روپیہ اور ایک جوڑا بیل قیمتی -/۲۰۰ روپیہ ہے - اسکے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتا ہوں - نیز میرے مرنیکے وقت جس قدر میری متروکہ جائداد ثابت ہوگی اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان ہوگی - العبد:۔ نشان انگوٹھا سردار بلوچ خان معرفت امیر جماعت علی پور - گواہ شد:۔ گل محمد خان - گواہ شد:۔ سید ولایت شاہ انسپکٹر وصایا ؛

نمبر ۱۲۶۹۶ :۔ میں رقیہ بیگم زوجہ چوہدری عبد العزیز صاحب عمر ۳۲ سال ساکن علی پور ڈاکخانہ خاص ضلع مظفر گڑھ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۱۲/۳/۴۹ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری موجودہ جائداد زیور ۳ ۱/۲ تولہ قیمتی -/۳۸۵ روپیہ - نقد -/۱۰۰ روپیہ اور حق مہر -/۵۰ روپیہ ہے - اس مذکورہ بالا جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتی ہوں - اور مبلغ -/۱ روپے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ماہوار مجھے جیب خرچ ملتے ہیں اسکے بھی ۱/۱۰ حصّہ کی وصیت کرتی ہوں۔ نیز میرے مرنے کے وقت جس قدر میری جائداد متروکہ ثابت ہو اسکے بھی ۱/۱۰ حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان ہوگی۔ العبد :۔ بقلم خود رقیہ بیگم۔ گواہ شد :۔ مولوی نور محمد بقلم خود والد موصیہ۔ گواہ شد :۔ سید ولایت شاہ انسپکٹر وصایا ٭

نمبر ۱۲۶۹۹ :۔ مَیں جان محمدؐ ولد غلام محمد صاحب عمر ۲۶ سال ساکن ٹبی ارائیاں ڈاکخانہ علی پور ضلع مظفرگڑھ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۳۰/۱۱/۴۹ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد ایک ایکڑ اراضی عارضی کاشت واقعہ ٹبی ارائیاں میں ہے۔ ایک بیل قیمتی -/۳۰۰ روپیہ اور ایک بھینس نصف قیمتی -/۱۰۰ روپیہ ہے۔ مَیں زمین کی آمد اور مندرجہ جائداد کے ۱/۱۰ حصّہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان کرتا ہوں۔ نیز میرے مرنیکے وقت جس قدر میری جائداد متروکہ ثابت ہو اسکے بھی ۱/۱۰ حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان ہوگی۔ العبد :۔ جان محمدؐ معرفت مولوی نور محمدؐ صاحب امیر جماعت علی پور ضلع مظفرگڑھ۔ گواہ شد :۔ سید ولایت شاہ انسپکٹر وصایا۔ گواہ شد :۔ غلام محمدؐ والد موصی ٭

نمبر ۱۲۷۰۲ :۔ مَیں عزیز الدین ولد شیخ سراج الدین صاحب عمر ۲۵ سال ساکن علی پور ڈاکخانہ خاص ضلع مظفرگڑھ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۶/۱۲/۴۹ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں کہ میری جائداد کیصد پچاس بیگہ اراضی اور مکان خام اور نقد -/۱۵۰۰ روپیہ اور ایک گائے مع بچہ کے قیمتی -/۶۰ روپیہ ہے۔ علاوہ ازیں طبابت و عرائض نویسی سے -/۸۰ روپے ماہوار آمد ہے۔ مَیں مندرجہ بالا جائداد اور آمد کے ۱/۱۰ حصّہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان کرتا ہوں۔ نیز میرے مرنیکے وقت جس قدر میری متروکہ جائداد ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ربوہ ہوگی۔ العبد :۔ شیخ عزیز الدین معرفت مولوی نور محمدؐ صاحب امیر جماعت احمدیہ علی پور ضلع مظفرگڑھ۔ گواہ شد :۔ عبد اللطیف قائد مجلس خدام الاحمدیہ علی پور۔ گواہ شد :۔ سید ولایت شاہ انسپکٹر وصایا ٭

نمبر ۱۲۷۴۷ :۔ مَیں حکیم فضل حق خاں ولد شیخ نور احمدؐ صاحب مرحوم عمر ۶۹ سال ساکن لاہور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۲ ۱/۵۰ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ اس وقت میری کوئی جائداد نہیں سب مشرقی پنجاب میں رہ گئی ہے۔ اس وقت میرا گذارہ ماہوار جو کہ طبابت کی پریکٹس سے مبلغ -/۵۰ روپے اوسط ماہوار ہے۔ مَیں اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصّہ -/۵ روپے ماہوار داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ کرتا رہوں گا۔ اگر وفات سے قبل میری کوئی اور آمدنی یا جائداد پیدا یا ثابت ہوگی تو اُس کے بھی اسی قدر حصّہ پر یہ وصیت حاوی ہوگی۔ انشاء اللہ۔ العبد :۔ فضل حق حکیم بقلم خود۔ گواہ شد :۔ فضل الرحمٰن حکیم سابق مبلّغ مغربی افریقہ حال ربوہ ٭

نمبر ۱۲۷۱۹ :۔ مَیں عبد الباقی ولد مولوی وزیر الدین احمدؐ صاحب مرحوم عمر تقریباً پچاس سال ساکن گنزی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ڈاکخانہ خاص ضلع تھرپارکر سندھ بقائمی ہوش وحواس بلاجبرواکراہ آج بتاریخ ۱۵ ۱۲/۴۹ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری ماہوار آمد اس وقت -/۲۲۵ روپے ہے۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان کرتا ہوں۔ اس کے علاوہ میری کچھ جائداد غیرمنقولہ جمگاؤں ضلع بھاگلپور ہندوستان میں رہ گئی ہے۔ جس سے مجھے اس وقت کوئی آمد نہیں ہو رہی ہے۔ اور نہ اس کی تفصیل اس وقت درج کر سکتا ہوں۔ اگر وہ جائداد مجھے واپس مل گئی۔ یا اس کے عوض میں پاکستان میں کوئی جائداد مجھے ملے تو اسکے ۱/۱۰ حصہ کی مالک بھی صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان ہوگی۔ اور اسکے علاوہ وفات کے بعد میری جو بھی جائداد ثابت ہو۔ اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان ہوگی۔ العبد:- عبدالباقی عفی عنہ بقلم خاص۔ گواہ شد:- علی احمد عفی عنہ۔ گواہ شد:- عبدالرحیم احمد۔

نمبر ۱۲۱۲۴:- میں خورشید بیگم زوجہ عبدالمجید صاحب عمر ۲۰ سال ساکن شاہدرہ ڈاکخانہ خاص ضلع شیخوپورہ بقائمی ہوش وحواس بلاجبرواکراہ آج بتاریخ ۲۸ ۳/۴۹ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائداد میرا حق مہر مبلغ -/۲۰۰ روپیہ ذمہ خاوند ہے۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتی ہوں۔ نیز میرے مرنے کے وقت جس قدر میری جائداد ہوگی اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان ہوگی۔ الامتہ: خورشید بیگم بقلم خود۔ گواہ شد:- عبدالمجید خاوند موصیہ بقلم خود۔

گواہ شد:- سید ولایت شاہ انسپکٹر وصایا۔

نمبر ۱۲۲۴۳:- میں خوشی محمد ولد قادر بخش صاحب عمر ۳۰ سال ساکن سرگودھا بقائمی ہوش وحواس بلاجبرواکراہ آج بتاریخ ۲۴ ۳/۴۹ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد ایک تانگہ قیمتی -/۴۰۰ روپیہ ہے۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان کرتا ہوں۔ اور مجھے اس تانگہ کے ذریعہ ماہوار آمد جس قدر رہیگی میں انشاء اللہ اس کا دسواں حصہ تازیست داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کراتا رہوں گا۔ اور یہ بھی بحق صدر انجمن احمدیہ وصیت کرتا ہوں کہ میری جائداد جو بوقت وفات ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان ہوگی۔ العبد:- خوشی محمد بقلم خود بلاک نمبر ۱۴ مکان ۳۵/۱۷ سرگودھا۔ گواہ شد: محمد شجاعت علی انسپکٹر بیت المال سرگودھا۔ گواہ شد:- نشان انگوٹھا محمد الدین ماشکی چک ۴۶ شمالی سرگودھا۔

نمبر ۱۲۲۴۲:- میں عبدالحمید واقف زندگی ولد چوہدری محمد بخش صاحب عمر ۲۴ سال ساکن ادرحمہ ڈاکخانہ کھا بھرڑہ ضلع سرگودھا بقائمی ہوش وحواس بلاجبرواکراہ آج بتاریخ ۲۶ ۳/۴۹ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ خدا کے فضل سے میرے والدین حیات ہیں۔ اس لئے اسوقت میری کوئی جائداد نہیں۔ اس وقت مجھے جیب خرچ کے لئے مبلغ -/۱۰ روپے ملتے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ کرتا رہونگا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نیز میرے مرنے کے وقت میرا جس قدر متروکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ربوہ ہوگی۔ العبد:۔ عبدالحمید مولوی فاضل اورحماں ڈاکخانہ بھابھڑہ ضلع سرگودہا۔ گواہ شد:۔ خدا بخش بقلم خود سیکرٹری وصایا جماعت احمدیہ اورحمہ ضلع سرگودہا۔ گواہ شد:۔ محمد عبداللہ قائم مقام سیکرٹری مال جماعت احمدیہ اورحمہ ضلع سرگودہا۔

نمبر ۱۲۵۵۵:۔ میں رشیداں بی بی زوجہ مہرالدین صاحب ساکن چک ۱۷۵ گ ب ڈاکخانہ سمندری ضلع لائلپور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲-۹-۴۹ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائداد حق مہر ۱۰۰/- روپیہ بذمہ خاوند ہے اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ کرتی ہوں۔ اس کے علاوہ میری کوئی جائداد زیور وغیرہ نہیں ہے۔ اگر میرے مرنے کے بعد کوئی جائداد منقولہ یا غیر منقولہ ثابت ہو تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ہوگی۔ الامتہ:۔ رشیداں بی بی۔ گواہ شد:۔ بقلم خود مہردین امین خاوند موصیہ۔ گواہ شد:۔ محمد ابراہیم فائق مبلغ سلسلہ احمدیہ منڈی تاندلیانوالہ ضلع لائلپور۔

نمبر ۱۲۵۵۶:۔ میں مہردین ولد تاجدین صاحب عمر ۲۸ سال ساکن چک ۱۷۵ گ ب ڈاکخانہ سمندری ضلع لائلپور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۳۰-۹-۴۹ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری دوکان صرف دکان سودا قیمتی ۲۰۰/- روپیہ ہے۔ اور میری آمدنی ۱۰/- روپے ماہوار ہے۔ میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ کرتا ہوں۔ نیز میرے مرنے کے وقت میری جو جائداد ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ کرتا ہوں۔ العبد:۔ بقلم خود مہردین امین۔ گواہ شد:۔ بقلم خود خیر الدین۔ گواہ شد:۔ محمد ابراہیم فائق مبلغ منڈی تاندلیانوالہ۔

نمبر ۱۲۷۰۷:۔ میں ماسٹر فقیر اللہ ولد منشی امام بخش صاحب مرحوم عمر ۴۷ سال ساکن مسلم ٹاؤن ڈاکخانہ اچھرہ ضلع لاہور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱-۴-۵۰ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ اس وقت میرا اپنا پیدا کردہ صرف ایک سکنی مکان ہے جو میں نے اپنی بیوی اور بچوں کو بغرض رہائش ہبہ کر دیا ہے۔ اور میری کوئی منقولہ اور غیر منقولہ جائداد نہیں۔ تحریک جدید صدر انجمن احمدیہ کی طرف سے اس وقت مبلغ ۱۰۰/- روپیہ ماہوار مجھے بطور الاؤنس ملتا ہے۔ اس کے علاوہ کچھ آمد بطور ٹیوشنز بھی ہو جاتی ہے۔ بہرحال جو کچھ میری ماہوار آمد ہو اس کا ۱/۱۰ حصہ تازیست صدر انجمن احمدیہ ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا۔ انشاء اللہ۔ میری وفات کے وقت اگر کوئی اور میری منقولہ یا غیر منقولہ جائداد ثابت ہو تو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک بھی صدر انجمن احمدیہ ربوہ ہوگی۔ العبد:۔ فقیر اللہ عفی عنہ۔ گواہ شد:۔ محمد صادق مسلم ٹاؤن لاہور۔ گواہ شد ایس احسان علی میڈیکل پریکٹیشنر لاہور۔

نمبر ۱۲۷۰۸:۔ میں محی الدین کویا ولد احدیم لاڑی عمر ۲۷ سال ساکن بیپنگاڈی ضلع مالابار بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۴-۱-۵۰ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائداد ایک قطعہ زمین ہے۔ میری تنخواہ مع الاؤنس

Digitized by Khilafat Library Rabwah

-/۸۷ روپے ماہوار ہے۔ میں اس جائداد اور آمد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان کرتا ہوں۔ میرے مرنے پر جو جائداد ثابت ہو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ العبد:۔ محی الدین کوپا مالا یاری۔
Pak 20591 R.T.O / Telest R.P.A.F
S. H. Q Drigh Road Karachi
گواہ شد:۔ ایم۔ پی۔ محمود احمد مسجد احمدیہ لاہور +

نمبر ۱۲۷۳ :۔ میں غلام اللہ بزدار ولد چوہدری غلام حیدر صاحب عمر ۲۸ سال ساکن چک ۲۳ جنوبی ڈاکخانہ چک ۴۵ جنوبی ضلع سرگودھا بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱/۵ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد بصورت زرعی زمین ایک مربعہ ہے اور ایک مکان کچا ہے۔ میں اپنی مذکورہ بالا جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان کرتا ہوں۔ نیز علاوہ اس کے اگر میری وفات کے بعد مزید جائداد میری ثابت ہو تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ہوگی۔ العبد:۔ غلام اللہ بقلم خود۔ گواہ شد:۔ بقلم خود محمد علی چک ۳۷ جنوبی سرگودھا۔ گواہ شد:۔ محمد شریف چک ۶۲ جنوبی سرگودھا بقلم خود +

نمبر ۱۲۷۴ :۔ میں حسن بی بی زوجہ عباس علی صاحب مرحوم عمر ۵۵ سال ساکن ڈھاکہ بنگال حال ربوہ۔ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۴/۱۲ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری اس وقت کوئی منقولہ یا غیر منقولہ جائداد نہیں۔ البتہ میرا بیٹا عزیزم عثمان علی بنگالی درویش قادیان کے پاس مبلغ -/۱۰۰ روپیہ جمع ہیں میں اس رقم کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ اس وقت اس رقم کے علاوہ میری اور کوئی ذریعہ آمد نہیں۔ میری یہ آخری وصیت ہے جو میرے ترکہ پر بھی حاوی ہوگی۔ الامۃ:۔ نشان انگوٹھا حسن بی بی والدہ عثمان علی درویش قادیان۔ ربوہ ضلع جھنگ۔ گواہ شد:۔ صدیق احمد ولد محمد یاسین آف بنگال۔ گواہ شد:۔ مفتی محمد صادق ربوہ +

نمبر ۱۱۶۸۶ :۔ میں عباس علی ولد چوہدری اللہ داد صاحب عمر ۲۶ سال ساکن کھچیل ورک۔ ڈاکخانہ ڈھنگہ ضلع شیخوپورہ۔ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۲/۴۸ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد غیر منقولہ چھ گھماؤں چھ مرلہ زمین واقع کوٹلی ضلع امرت سر۔ ایک عدد بھینس ایک عدد گائے قیمتی مبلغ -/۴۰۰ روپیہ ہے۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتا ہوں۔ نیز میرے مرنے کے وقت جس قدر میری جائیداد ہوگی اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان ہوگی۔

العبد:۔ بقلم خود عباس علی۔
گواہ شد:۔ چوہدری عنایت اللہ۔
گواہ شد:۔ ولایت شاہ انسپکٹر وصایا ضلع شیخوپورہ +

Digitized by Khilafat Library Rabwah

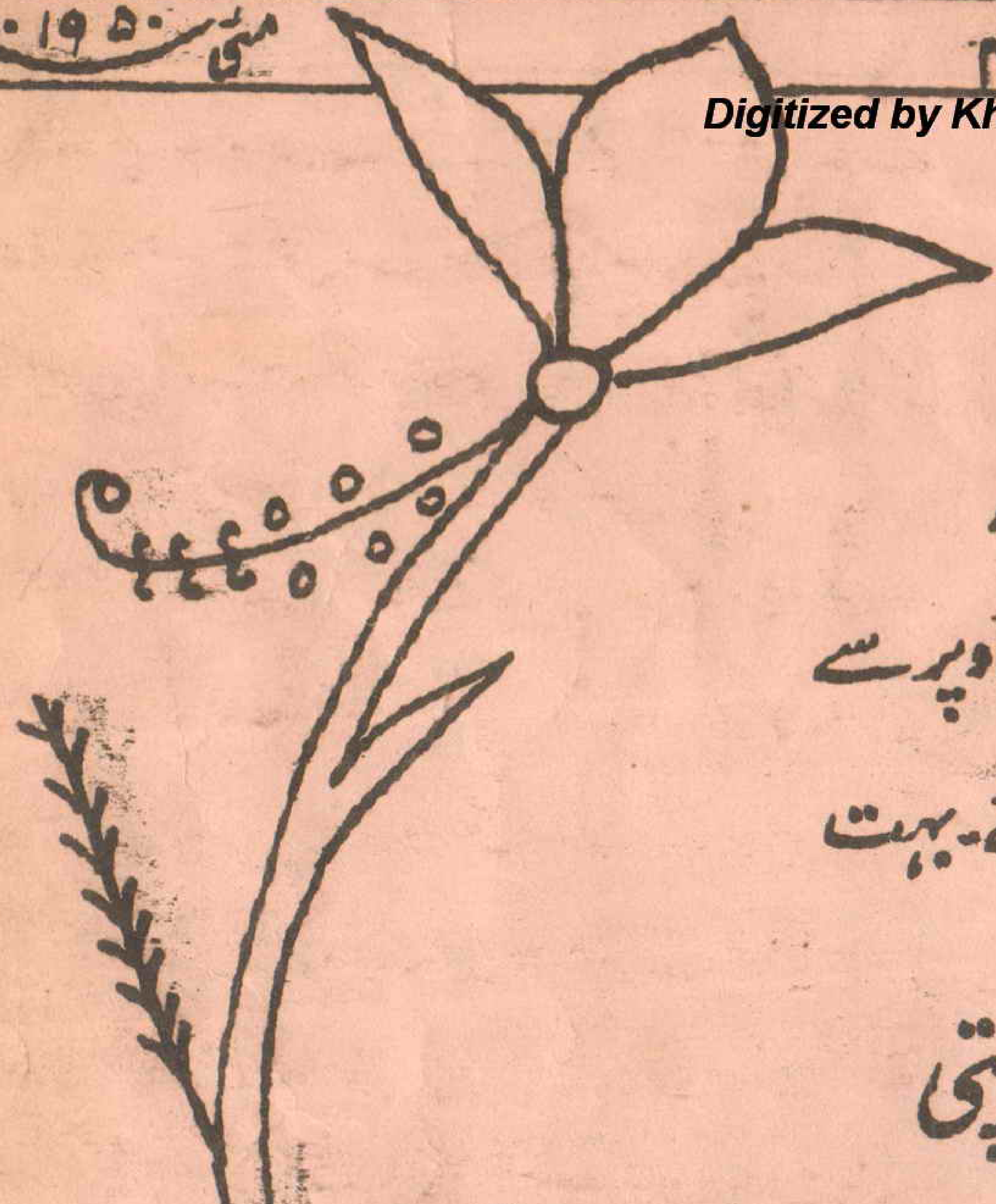

ایک خوبصورت کونہ

میز پوش یا تکیہ کے غلاف پر نیچے جالی لگا کر اُوپر سے کپڑا کاٹ کر حسب پسند رنگوں سے بنا یئے۔ بہت خوبصورت معلوم ہوگا۔

حُور بانو پانی پتی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اعلیٰ عطر!

امپیریل کیمیکل کمپنی کے تیار کردہ بہترین ولائیتی عطر۔ شامی، اپوپون، موتیا، نشاط، روز، جانکوائیل، میریال، فلورا، جوتو۔

فی شیشی ایک روپیہ علاوہ محصولڈاک

ہماری اپنی مصنوعات اعلیٰ قسم کے دیسی عطر چنبیلی، گلاب، شمامۃ شیراز، حنا، مشک، عنبر، گل شبو، گل سوسن، نرگس شہلا، اعرابی، نیلوفر، بنفشہ، موتیا، خس، قیمت پانچ روپیہ فی تولہ چنبیلی، گلاب، گل شبو، خس بیس روپے تولہ تک علاوہ محصولڈاک۔

مقامی ایجنٹ درکار ہیں!

ایسٹرن پرفیومری کمپنی ربوہ ضلع جھنگ